الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ ﷺ

کنز الصرف

از

عالمہ فاضلہ مبلغہ سیدہ نازیہ قادری

نام کتاب : ....کنز الصرف

نام مرتبہ : ....عالمہ سیدہ نازیہ قادری

کمپوزنگ : ....محمد ارشاد احمد مصباحی

دار العلوم مخدومیہ جوگیشوری 9833844851

سن اشاعت : ۱۴۳۵ھ ۲۰۱۴ء

بفیض کرم

پیر طریقت رہبر شریعت شہید راہ مدینہ

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین شہزادۂ مخدوم سمناں

حضور انوار اشرف مثنیٰ میاں

اشرفی الجیلانی والبغدادی

علیہ الرحمۃ والرضوان

شرف انتساب

سرور کائنات فخر موجودات حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

و

خاتون جنت حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

و

حضرت سیدہ زینب پاک بنت فاطمہ وعلی رضی اللہ عنھم

و

شیر خدا مشکل کشا ابوتراب حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم

و

سروران جنت حضرت امام حسن وامام حسین رضی اللہ عنھما

و

عابد بیمار حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

اور

بالخصوص ان نفوس قدسیہ کے پیروں کی دھول جناب سید لیاقت حسین علی غفر اللہ لہ

کی روح پاک کو نذر ہے۔

گر قبول افتد زہے عز وشرف

احوال واقعی

مومن ایمان سے بنا ہے ایمان کا مطلب ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی باتوں کو دل سے مان لینا اور زبان سے اس کا اقرار کرنا۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری حدیث ہے: "طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ" یعنی علم دین حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے۔

آج ہم دنیاوی کاموں میں اتنے مشغول ہیں کہ دینی علوم سیکھنے کے لئے ہمارے پاس وقت ہی نہیں ہے۔ پھر بھی ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی غلامی کا دم بھرتے ہیں مگر افسوس کہ ہم ان کے فرمودات اور احادیث پر عمل نہیں کرتے۔ یہ کیسی بات ہے؟ ایک طرف تو ہم ان کی غلامی کا دم بھرتے ہیں اور دوسری طرف ہمارا دامن ان کے فرمودات پر عمل سے خالی ہے۔ حالانکہ ہونا تو یہ چاہئے کہ جب ہم نے ان کو مان لیا تو اب ہمارا ایمانی فریضہ ہے کہ ان کے ہر اس قول پر عمل کریں جس سے ہمارے ایمان اور اسلام کی تحفظ وبقا ہے۔ سب سے پہلے تو ہمیں مذکورہ بالا حدیث کو اپنی زندگی کا ایک اہم حصہ بناتے اور اس پر عمل کرتے ہوئے دین کا مضبوط علم حاصل کرنا چاہئے۔

اللہ رب العزت کا شکر واحسان ہے کہ آج بھی بہت سارے لوگ دینی تعلیم کے حصول کے لئے اپنی کوششیں صرف کرتے ہیں۔ یاد رکھیں ہماری دینی تعلیم عربی زبان سے وابسطہ ہے۔ جب تک ہمیں عربی زبان پر قدرت حاصل نہیں ہوگی ہم دین کے اسرار ورموز کو بخوبی نہیں سمجھ سکتے۔ چونکہ عربی ہماری مادری زبان نہیں ہے اس لئے اس کو سیکھنے کے لئے نحو وصرف کی کتابوں کو پڑھنا پڑتا ہے۔ نحو وصرف کی کتابیں عربی گرامر کی کتابیں ہوتی ہیں جس میں عربی زبان کی خوبیوں، باریکیوں اور اس کے اسرار ورموز کو بہت حسین اور لطیف پیرایہ میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ طالب علم اگر ان کتابوں کے قواعد کو پورے شوق، لگن، دلجمعی اور محنت کے ساتھ یاد کرلے تو پھر اسے عربی زبان پر عبور کامل حاصل ہوجائے گا۔

الحمدللہ آج تحدیث نعمت کے طور پر مجھے اس بات کے اقرار سے بہت خوشی ہو رہی ہے کہ میں نے صرف ونحو میں اپنے دوران طالب علمی کافی کمال حاصل کیا تھا۔ کیوں کہ مجھے ان فنون کی کتابوں سے کافی شغف اور لگاؤ تھا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اساتذۂ کرام کی شفقتیں اور محنتیں شامل حال رہیں۔ انھیں کی عنایتوں کا یہ صدقہ ہے کہ مجھے یہ کمال حاصل ہوا۔

ہمارے معلمین ومعلمات کی تدریس کا انداز اتنا نرالا اور دلکش تھا کہ باتیں کانوں میں گونجتی ہوئی دل کے نہاں خانے میں محفوظ ہو جاتی تھیں۔ قواعد کی کتابیں اس سلیقے سے پڑھاتے کہ لگتا کہ یہ ان کا اپنا فن ہے۔ یہ انھیں کی شفقت کریمانہ ہے جس کی بنیاد پر تعلیل، تصریف، ترکیب اور تعریف صیغ میں مجھے کامل طور آگہی حاصل ہوئی۔ یہ انھیں کے کرم کے چھینٹے ہیں کہ میں آج اس قابل ہوئی کہ اس فن کے حوالے سے کوئی کتاب ترتیب دے سکوں۔

اس کتاب کی ترتیب میں محرک اول کی حیثیت سے جو چیز سامنے آئی وہ یہ کہ بعد کی طالبات کو قواعد کی کتابوں سے رغبت کم ہوتی جا رہی ہے۔ وجہ ان قواعد کی کتابوں کی مصطلحاتی پیچیدگیاں ہیں۔ کہ جنھیں سمجھنے میں ان کی عقل نارسا کوتاہ دامنی کا شکار ہے۔ مجھے محسوس ہوا کہ ایسی طالبات کے لئے اگر آسان قواعد صرف کی کتاب فراہم ہو جائے تو ان کی کم ہوتی رغبت کو دوبارہ انھیں خطوط پر ڈالا جا سکتا ہے جن پر چلنے میں انھیں مشکل ترین صعوبات کا شکار ہونا پڑتا تھا۔

مولائے کریم کی بارگاہ بے نیاز میں دعا کرتی ہوں کہ اسے اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقہ وطفیل قبولیت کا شرف عطا فرما کر میرے اس احساس کو طالبات علوم دینیہ کے لئے آسانی کا سبب عظیم بنا دے۔ **آمین بجاہ سیدالمرسلین علیہ والہ واصحابہ وازواجہ التحیۃ والتسلیم.**

طالبہ غم مدینہ وطالبہ جنت البقیع

سیدہ نازیہ قادری

افادیت عربی قواعد

از: عالمہ فاضلہ معلّمہ آمنہ فاطمی صاحبہ

استانی دارالعلوم فاطمہ زہرا، احمد نگر، مہاراشٹر

اسلامی نونہالو! آج کے اس دور میں بلکہ ہر دور میں مسلمان جانتے ہیں کہ ان کی سب سے پہلی ذمہ داری کیا ہے؟ مسلمانوں کی سب سے پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ اگر وہ پیدائشی مسلمان ہے تو زہے نصیب اور اگر وہ پیدائشی مسلمان نہیں ہے تو اس نے اپنی زندگی کے جس مرحلے میں بھی اسلام قبول کیا ہو، پہلی ذمہ داری اسلامی تعلیم کو سیکھنا اور سکھانا ہے۔ ہم یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ اسلامی تعلیم عربی زبان کے بغیر ادھوری اور نامکمل ہے۔ زبان عربی سیکھنے کے لئے سب سے پہلے اس کے قاعدے اور قانون کو جاننا ضروری ہے۔ یوں ہی عربی زبان بولنا تو آسان ہے مگر صحیح صحیح قواعد کی روشنی میں بولنا مشکل ہے۔ اس لئے کہ اگر ہم قواعد کو جانے بغیر عربی زبان بولیں گے تو بے شمار غلطیاں سرزد ہوں گی۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ اسلامی تعلیم کا سرچشمہ عربی زبان ہی ہے۔ تو جب بھی ہم اسلامی تعلیم سیکھنا چاہیں گے تو ہمیں عربی زبان کو ضرور سیکھنا ہوگا۔ کیوں کہ جس زبان سے ہم اسلامی تعلیم سیکھیں سب سے پہلے ہمارے لئے اس زبان کا ہر خطا اور غلطی سے منزہ ہونا ضروری ہے۔ ہر زبان کو سیکھنے کے لئے کچھ قواعد ہوتے ہیں جن کی روشنی میں اس زبان کو مکمل سیکھا اور جانا جا سکتا ہے۔ اس لئے لازماً عربی زبان کو سیکھنے کے لئے اس کے قواعد کو سیکھنا ضروری ہے۔ اور عربی زبان کے قواعد وضع ومتعین کر دیئے گئے ہیں تاکہ ہماری تعلیم ہر عیب سے مبرّہ رہے۔ عربی زبان کے قواعد نحو اور صرف کہلاتے ہیں۔۔ کلام عربی میں نحو کا ایک خاص مقام ہے جس کا اندازہ اس مقولہ سے لگایا جا سکتا ہے ”**النحو فی الکلام کالملح فی الطعام**“ یعنی نحو کلام میں ایسا ہے جیسے کہ نمک کھانے میں، کہ اگر کھانے میں نمک نہ ہو تو کھانا بیکار لگتا ہے ایسے ہی اگر کلام عربی میں نحو کی رعایت نہ ہو تو وہ کلام بھی

سود ہوگا۔

عربی زبان تو ہمیں بلکہ ہر مسلمان کے لئے سیکھنا بہت ضروری ہے۔ کیوں کہ سارے علوم کا سرچشمہ قرآن کریم اور احادیث مقدسہ ہیں اور یہ دونوں عربی زبان میں ہیں۔ قرآن وحدیث کو سمجھنا تو دور اگر ان کی تلاوت بھی ہمیں کرنی ہو تو بھی ہمیں ہر قدم پر عربی قواعد کی ضرورت پڑتی ہے۔ کیوں کہ اس کے بغیر نہ تو قرآن کی تلاوت صحیح ڈھنگ سے ہوسکتی ہے اور نہ ہی اس کے معنی اور مفہوم کو سمجھا جاسکتا ہے اور ایسے ہی احادیث مقدسہ بھی ہمیں ان قواعد کے بغیر باضابط نہیں سمجھ میں آسکتی ہیں۔ عربی زبان کو مکمل طور سے سیکھنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ یہ ہمارے آقا و مولیٰ حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیاری زبان ہے۔ **الغرض** بغیر عربی زبان کے ہم اسلامی تعلیم کو مکمل طور پر نہیں سیکھ سکتے اور بغیر قواعد کے ہم عربی زبان کو مکمل طور پر نہیں سیکھ سکتے۔ اس لئے یہ بات واضح ہوئی کہ جب تک ہم عربی زبان کو صحیح اور درست قواعد وضوابط کے ساتھ نہیں سیکھیں گے تب تک قرآن وحدیث کو سیکھنا اور ان کے مقدس فرمان پر عمل کرنا کسی درجہ ممکن نہیں۔

نحو کی ابتدا کس طرح ہوئی اس کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ اس کی ابتدا کچھ اس طرح ہوئی کہ حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ قرآن کی تلاوت کررہا ہے لیکن اس کی تلاوت میں زیر زبر کی غلطیاں ہورہی ہیں۔ جب آپ رضی اللہ عنہ نے اس طرح قرآن میں غلطیاں کرتے ہوئے دیکھا تو آپ کے دل میں اس بات کا خیال پیدا ہوا کہ عربی زبان کے قواعد متعین کردیئے جائیں تاکہ لوگ اعراب کی غلطیوں سے محفوظ رہیں۔ آپ نے اپنے اس خیال کو اپنے ایک اسود نامی غلام کے سامنے پیش کیا۔ جناب اسود نے کچھ قواعد تحریر کرکے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ ان کی اس تحریر کو بہت پسند فرمایا اور اس کو کافی سراہا اور ساتھ ہی ساتھ اس میں کچھ اضافہ بھی فرمایا۔ اس طرح عربی زبان کے قواعد کی ابتدا ہوئی۔

جاننا چاہئے کہ جب ہمیں علم دین حاصل کرنا ضروری ہے اور علم دین، بغیر عربی زبان کے ہم کامل طور پر نہیں حاصل کرسکتے تو درست عربی سیکھنے کے لئے نحو اور صرف کا بھی سیکھنا ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ہم تعلیمی مدارس میں قدم رکھتے ہیں تو سب سے پہلے ہمیں عربی گرامر سیکھنے کے لئے نحو اور صرف کی کتابوں کو پڑھنا پڑتا ہے۔ نحو اور صرف کی کتابوں کو پڑھے بغیر ہمیں عربی زبان میں کامل عبور حاصل نہیں ہوسکتا اور نہ ہی عربی زبان کے رموز واسرار کو ہم بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ قواعد کے متعلق جو معروضات پیش کئے گئے ہیں وہ اس امید پر کہ مولائے کریم اپنے حبیب رؤف رحیم ﷺ کے صدقے میں ہماری اس کاوش کو قبول فرما کر عام وتام فرمائے۔ آمین

یہ کتاب ہماری ایک عزیز رفیقہ عالمہ فاضلہ حضرت سیدہ نازیہ قادری صاحبہ نے تالیف فرمائی ہے۔ انھوں نے یہ کتاب ابتدائی بچوں کے ذہن کو سامنے رکھ کر بہت حسین پیرایہ میں تحریر کیا ہے۔ چونکہ باضابطہ اردو نہ جاننے والے طلبہ جب عربی گرامر کے قواعد کی کتابیں اپنے ہاتھ میں لیتے ہیں تو اس کے مصطلحات کو دیکھ کر ویسے ہی وہ خائف ہوجاتے ہیں چہ جائیکہ ان کو یاد کرکے اپنی بنیادی تعلیم کو مضبوط کرتے۔ سیدہ نازیہ صاحبہ نے نحو وصرف کے مصطلحات کو آسان لب ولہجہ میں تحریر کرکے ان ابتدائی بچوں کے ذہن کی گرہوں کو کھولنے کی کوشش کیا ہے۔ ان کی کوشش کہاں تک کامیاب ہوتی ہے یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا۔ مگر جہاں تک میں نے اس کتاب کو پڑھی اور سمجھی ہے یہی محسوس کی ہے کہ یہ کتاب ابتدائی درجات کے طلبہ کے لئے بہت ہی کارآمد ثابت ہوگی۔ (انشاءاللہ)

اس کتاب کو دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی اور دل سے یہی دعا نکلی کی مولا تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقہ وطفیل اس کو قبولیت عامہ کے شرف سے نوازے۔

آمین بجاہ سید المرسلین علیہ اکمل الصلوٰۃ وافضل التسلیم۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی بیدہ تصریف الاحوال وتخفیف الاثقال والصلوٰۃ والسلام علی سید الھادین الیٰ محاسن الافعال وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین.

علم صرف کا معنی:۔ صرف کو تصریف بھی کہا جاتا ہے۔لغت میں اس کا معنی ہٹانا، بدلنا، خرچ کرنا، بیان کرنا وغیرہ ہیں۔

علم صرف:۔ وہ اصول وقوانین ہیں جن کی روشنی میں کلمات کے احوال معلوم ہوتے ہیں کہ وہ کیسے بنتے ہیں اوران کے اوزان کیا ہیں اوران میں کسی قسم کی تبدیلی کیسے ہوتی ہے؟

علم صرف کا فائدہ:۔ گردان اور تبدیل وغیرہ میں خطا سے بچنا۔

موضوع:۔ علم میں جس چیز کے احوال سے بحث اور گفتگو ہوتی ہے وہی چیز اس علم کا موضوع قرار پاتی ہے۔صرف کا موضوع کلمہ باعتبار ہیئت ووزن ہے۔

غرض وغایت:۔ علم صرف حاصل کی غرض وغایت یہ ہے کہ ہم صحیح طور سے کلمات بول سکیں اور لکھنے میں اصولی غلطی نہ ہو۔

علم صرف کے واضع:۔ معاذ بن مسلم حرّا کوفی ہیں اور ایک قول کے مطابق اس کے واضع حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

نصیحت:۔ علم صرف میں حفظ اور مشق نہایت ضروری ہیں۔اس لئے اے عزیز! حفظ اور مشق میں پوری کوشش کرو اور کاہلی وسستی اور کوتاہی ہرگز ہرگز نہ کرو اور یقین جانو کہ حفظ کے بغیر مشق دشوار اور مشق نہ ہو تو حفظ بے کار۔

کلمہ کی تعریف وتقسیم:۔ جو لفظ بامعنیٰ اور مفرد ہو اس کو کلمہ کہتے ہیں۔اس کی تین قسمیں ہیں: (۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف

اسم:۔ وہ کلمہ ہے جو تنہا اپنا معنیٰ بتائے اور ماضی، مستقبل وحال میں سے کوئی زمانہ اس میں نہ پایا جائے۔جیسے رَجُلٌ (مرد) حِمَارٌ (گدھا)

فعل:۔ وہ کلمہ ہے جو اکیلا اپنا معنیٰ بتائے اور اس میں کوئی زمانہ بھی پایا جائے جیسے ضَرَبَ (اس نے مارا) یَضْرِبُ (وہ مارتا ہے یا مارے گا)

حرف:۔ حرف وہ کلمہ ہے جس کے معنیٰ دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر نہ سمجھے جائیں۔جیسے مِنْ (سے) اِلٰی (تک)

اسم فعل اور حرف تینوں کی مثال اکٹھی یوں بیان کی جاسکتی ہے: اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ (میں اللہ پر ایمان لایا/لائی) میں "اٰمَنْتُ" فعل "بِ" حرف اور لفظ "اَللّٰہُ" اسم ہے۔

تنبیہ:۔ فعل میں تغیر کثرت سے واقع ہوتا ہے، اسم میں اس سے کم تر اور حرف میں بالکل نہیں۔ چوں کہ علم صرف میں تغیرات سے بحث ہوتی ہے اس واسطے سب سے پہلے سب سے پہلے فعل کا بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

فعل کی بحث

فعل کی تین قسمیں ہیں: (۱) ماضی (۲) مضارع (۳) امر

ماضی:۔ وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا زمانہ گذشتہ میں واقع ہونا سمجھا جائے۔ جیسے کَتَبَ (اس نے لکھا)

مضارع:۔ وہ فعل ہے جس سے کام کا کبھی تو زمانۂ حال میں اور کبھی زمانۂ آئندہ میں ہونا پایا جائے۔جیسے یَکْتُبُ (وہ لکھتا ہے یا لکھے گا)

امر:۔ وہ فعل ہے جس کے ذریعہ کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے۔جیسے اُکْتُبْ (لکھ)

تنبیہ:۔ بعض صرفیوں نے فعل کی چار قسمیں لکھی ہیں اور چوتھی قسم نہی کو قرار دیا ہے۔

یعنی وہ فعل جس سے کسی کام کے نہ کرنے روکا جائے۔جیسے لَاتَکْتُبْ (مت لکھ) حقیقت میں یہ فعل مضارع میں داخل ہے۔

اسم کی بحث

اسم کی تین قسمیں ہیں:۔(۱)مصدر(۲)مشتق(۳)جامد

مصدر:۔وہ اسم ہے جس سے افعال اور اسمائے مشتقہ نکلیں اور اس کے اردو ترجمہ میں 'نا' آئے جیسے ضَرْبٌ مارنا۔

مشتق:۔وہ اسم ہے جو مصدر سے اس طور پر نکلے کہ مصدر کے معنی اور اصلیت اس میں باقی رہے صرف اس کی ایک نئی صورت پیدا ہوجائے جس طرح برتن اور زیورات چاندی سے بنتے ہیں۔جیسے ضَارِبٌ(مارنے والا) مَضْرُوْبٌ (مارا ہوا)ضَرْبٌ مصدر سے نکلے ہیں۔

جامد:۔وہ اسم ہے جس سے کوئی کلمہ نہ نکلے اور نہ وہ کسی کلمہ سے نکلا ہو جیسے فَرَسٌ گھوڑا۔

اسمائے مشتقات

اسمائے مشتقات سے چھ-۶ /اسم مشتق ہوئے ہیں:اسم فاعل،اسم مفعول،اسم تفضیل، صفت مشبہ،اسم آلہ،اسم ظرف۔

اسم فاعل:۔وہ اسم ہے جو کام کرنے والے پر دلالت کرے اور وہ بھی ثلاثی مجرد سے مطلقا فاعل کے وزن پر آتا ہے۔جیسے بحث اسم فاعل، فَاعِلٌ فَاعِلَانِ آخر تک۔

اسم فاعل کے تثنیہ کا صیغہ رفع کی حالت میں الف کے ساتھ یعنی آخر میں الف ہوتا ہے جیسے فَاعِلَانِ اور نصب وجر کی حالت میں یا ماقبل مفتوح ہوتا ہے اور تثنیہ کا نون ہمیشہ مکسور ہوتا ہے جیسے فَاعِلَيْنِ اور اسم فاعل کے جمع کا صیغہ رفع کی حالت میں واو کے ساتھ آتا ہے جیس۔ فَاعِلُوْنَ اور نصب وجر کی حالت میں یاء ماقبل مکسور کے ساتھ آتا ہے۔جیسے

فَاعِلِيْنَ۔اور نون جمع ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔

اسم مفعول:۔وہ اسم ہے جو دلالت کرے ایسی ذات پر کہ جس میں فعل واقع ہوا ہو اور وہ ثلاثی مجرد سے مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔

اسم تفضیل:۔فاعلیت کے معنیٰ میں زیادتی بیان کے لئے آتا ہے یعنی فاعل کے مقابلہ میں اسم تفضیل کے اندر زیادتی پائی جاتی ہے۔جیسے ضَارِبٌ (مارنے والا)اور اضرب (زیادہ مارنے والا)۔اور اسم تفضیل کا واحد اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے اور ثلاثی مجرد سے اسم تفضیل آتا ہے ثلاثی مزید وغیرہ سے نہیں آتا۔اسی طرح جس صیغہ میں رنگ اور عیب کے معنی پائے جائیں گے اس مادہ میں اور صیغہ سے اسم تفضیل کا صیغہ نہیں آتا اس لئے کہ لون اور عیب کے معنی میں صفت مشبہ کا وزن آتا ہے جیسے اَحْمَرُ بہت زیادہ سرخ اَعْمٰی زیادہ اندھا۔اسم تفضیل کا صیغہ ثلاثی مجرد کے علاوہ دوسرے ابواب سے نہیں آتا۔

اَفْعَلُ: زیادہ کرنے والا ایک مرد۔ اَفْعَلَانِ: زیادہ کرنے والے دو مرد (الخ)

فُعْلٰی: زیادہ کرنے والی ایک عورت۔ فُعْلَيَانِ: زیادہ کرنے والی دو عورتیں۔فُعْلَيَاتٌ زیادہ کرنے والی سب عورتیں۔ فُعَلٌ: زیاددہ کرنے والی سب عورتیں۔

اَفَاعِلُ: جمع تکسیر مذکر ہے اور فُعَلٌ: جمع تکسیر مونث ہے۔اور اَفْعَلُوْنَ اور فُعْلَيَاتٌ جمع سالم ہیں۔اَفْعَلُوْنَ: جمع مذکر سالم اور فُعْلَيَاتٌ جمع مونث سالم ہیں۔

جمع سالم اس جمع کو کہتے ہیں کہ واحد کا وزن اس جمع میں باقی رہے۔جمع مذکر سالم میں واو اور نون آتا ہے اور جمع مونث سالم میں الف اور تا آتی ہے۔

جمع تکسیر وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن جمع میں ٹوٹ جائے۔

اسم تفضیل کبھی کبھی مفعولیت کے معنی میں زیادتی پیدا کرنے کے لئے بھی آتا ہے۔جیسے اَشْهَرُ زیادہ شہرت یافتہ۔

صفت مشبہ:۔وہ اسم ہے جو کسی ذات کے متصف ہونے پر دلالت کرے معنی مصدری

کے ساتھ بطور ثبوت کے یعنی ایسی ذات جس کے ساتھ وصف سمع ذاتی کے ساتھ قائم ہو اس لئے اس کے لئے مفعول لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ مثلاً سَمِیْعٌ کَلاَمَکَ۔ نہیں کہا جاتا اس کے برخلاف اسم فاعل ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جس کے ساتھ وصف سمع بطور حدوث کے قائم ہو جیسے سَامِعٌ کَلاَمَکَ اور اسی وجہ سے اسم فاعل میں مفعول لاتے ہیں ۔ اسی وجہ سے صفت مشبہ کا صیغہ ہمیشہ لازم آتا ہے۔ اس کا مفعول نہیں لایا جاتا جیسے سَمِیْعٌ کہتے ہیں سَمِیْعٌ کَلاَمَکَ نہیں کہا جاتا اگرچہ صفت مشبہ فعل متعدی سے ہی کیوں نہ آئے۔ پس سَامِعٌ اور سَمِیْعٌ میں یہ فرق ہے کہ سَامِعٌ ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جو بالفعل کلام سن رہا ہو اور سَمِیْعٌ کے لئے کلام بالفعل سن رہا ہو جب بھی کہا جاسکتا ہے۔ نیز سَمِیْعٌ باری تعالیٰ کی ذاتی صفت ہے باری تعالیٰ کے سمیع ہونے میں دوسرے کے کلام کا کوئی دخل نہیں ہے۔ دوسرا بولے نہ بولے حق تعالیٰ بہرحال سَمِیْعٌ کے صفت کے ساتھ متصف ہے۔

اوزان صفت مشبہ

صفت مشبہ کے اوزان بہت زیادہ ہیں۔ طلبہ کو چاہئے کہ صفت مشبہ کے اوزان کو خوب یاد کرلیں۔ بہت مفید رہے گا۔

صَعَبٌ (دشوار) صِفُرٌ (خالی) صُلُبٌ (سخت) حَسَنٌ (خوبصورت) خَشِنٌ (سخت) نَدُسٌ (سمجھدار) زَئِمٌ (پراگندہ) بِلُذٌ (موٹا) حَظُمٌ (پراگندہ) جُنُبٌ (ناپاک) اَحْمَرُ (سرخ مذکر) کَابِرٌ (بڑا) کَبِیْرٌ (بہت بڑا) غَفُوْرٌ (مغفرت کرنے والا) جَیِّدٌ (عمدہ، اچھا) جُبَانٌ (بزدل) ھِجَانٌ (سفید اونٹ) شُجَاعٌ (پہلوان، بہادر، دلیر) عَطْشَانٌ (پیاسا آدمی) عُطْشیٰ (مونث کا صیغہ، وہ عورت جو پیاسی ہو) حُبْلٰی (وہ عورت جو حمل سے ہو) حُمْرَاءُ (سرخ مونث) عُشْرَاءُ (ایسی عورت جس کا حمل دس ماہ کا ہو چکا ہو)

اسم آلہ:۔ اس اسم کو کہتے ہیں جو فعل سے بنایا گیا ہو اور اس فعل کا واسطہ یا آلہ معلوم ہوتا ہو جیسے مِضْرَبٌ۔

اس آلہ کا وزن کبھی کبھی فاعل (یعنی عین کا فتحہ) کے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے خَاتَمٌ (مہر لگانے کا آلہ) یا جیسے عَالَمٌ جاننے کا آلہ مگر اس وزن پر آلہ کے بجائے اسم کے معنی غالب ہیں اور فاعل کا وزن اسم آلہ کے لئے مستعمل بھی نہیں ہے۔ اسی وجہ سے ہر ختم کے آلہ کو خاتم نہیں کہتے اسی طرح ہر علم کے آلہ عالم نہیں کہتے۔

اسم آلہ مفعل کے وزن پر اور اسم فاعل کے وزن پر جو آتے ہیں ان دونوں کا فرق یہ ہے: مثال کے طور پر مضرب مارنے کے آلہ کو کہتے ہیں۔ کسی نے لکڑی سے مارا تو لکڑی آلہ ضرب ہوئی اور رسی سے مارا تو رسی آلہ ضرب ہوئی تو مضرب چونکہ ضرب بمعنی مارنے سے مشتق ہے اس لئے مارنے کا معنی دے گا اور ہر آلہ ضرب کو مضرب کہیں گے۔ اس کے برخلاف فاعل کا وزن جو اسم آلہ ہے کہ ہر علم کے آلے کو عالم اور ختم کے آلہ کو خاتم کہہ دیں ایسا نہیں ہے۔ مثلاً آپ نے دھوئیں کو دیکھا اس کے ذریعہ سے آپ کو آگ کا علم حاصل ہوا تو دھواں آلہ علم نہیں ہے اس دھوئیں کو عالم نہیں کہیں گے۔ اسی طرح کسی جگہ تخت دیکھ کر کاری گر اور مستری کا علم ہوا مگر تخت کو عالم نہیں کہا جائے گا۔ ایسے ہی خاتم ختم سے مشتق ہے تو ہر وہ چیز جو کسی چیز کو ختم کرے اس کو خاتم کہنا چاہئے جیسے کسی جگہ آگ لگ گئی اور اس نے اس جگہ کی تمام چیزوں کو جلا کر ختم کر دیا تو آگ کو خاتم نہ کہیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عالم علم سے مشتق تو ہے مگر عالم کے لئے خاص کر دیا گیا ہے دوسری چیزوں پر عالم کا استعمال نہ کیا جائے گا۔ ایسے ہی خاتم کو خاص کر دیا گیا ہے۔ خاتم اور عالم پر اس کے معنی غالب آنے کا یہی مفہوم ہے کہ تمام جزئیات علم کو عالم اور تمام جزئیات ختم کو خاتم نہیں کہا جاتا بلکہ دونوں ایک ایک فرد کے لئے خاص کر دیئے گئے ہیں۔

اسم ظرف:۔ وہ اسم ہے جو دلالت کرتا ہے فعل کے صادر ہونے کی جگہ پر یا فعل کے صادر ہونے کے زمانہ پر۔

یہ اسم مادہ کے پہلے میم مفتوح بڑھانے سے بنتا ہے جیسے مَضْرِبٌ وہ وقت یا جگہ جس میں ضرب واقع ہو اور اس کے دو وزن ہیں مَفْعَلٌ (بفتح عین) اور مَفْعِلٌ (بکسر عین) گردان یوں آتی ہے: مَفْعَلٌ مَفْعَلَانِ مَفَاعِلُ جمع کا وزن اسم آلہ اور اسم ظرف میں مشترک ہے۔

عین کلمے کی حرکات:۔ اسم ظرف مضارع مفتوح العین اور مضموم العین سے بفتح عین آتا ہے اور مضارع مکسور العین سے بکسر العین صرف بارہ لفظ مضارع مضموم العین سے خلاف قیاس مکسور العین آتے ہیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے:

(۱) مَنْسِکٌ۔ قربان گاہ (۲) مَجْزِرٌ۔ کمیلہ مذبح شتران (۳) مَنْبِتٌ۔ نکلنے کی جگہ (۴) مَطْلِعٌ۔ جائے طلوع آفتاب (۵) مَشْرِقٌ۔ آفتاب نکلنے کی جگہ (۶) مَغْرِبٌ۔ آفتاب غروب ہونے کی جہ (۷) مَضْرِقٌ۔ مانگ (۸) مَسْقِطٌ۔ گرنے کی جگہ (۹) مَسْکِنٌ۔ رہنے کی جگہ (۱۰) مَرْفِقٌ۔ کہنی رکھنے کی جگہ (۱۱) مَسْجِدٌ۔ مسلمان کی عبادت گاہ (۱۲) مَنْخِرٌ۔ نتھنا

کبھی ظرف کا صیغہ اسم جامد سے جب کہ کسی چیز کی مکانیت اور کثرت پر دلالت کرتا ہو مَفْعَلَةٌ کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے مَأْسَدَةٌ (وہ جگہ جہاں شیر بہت رہتے ہوں) لیکن مَقْبَرَةٌ (وہ جگہ جہاں مردے دفن کرتے ہیں) مَیْذَنَةٌ (وہ جگہ جہاں اذان دیتے ہیں) مکانوں کے نام ہیں اسم ظرف نہیں۔

کوفیوں کے نزدیک مصدر بھی فعل کے مشتقات میں سے ہے یعنی مصدر فعل سے مشتق ہوتا ہے ان کے نزدیک اسمائے مشتقہ سات ہیں اس کی تحقیق اسی باب میں افادات کی فصل میں عنقریب آجائے گی۔

بصریوں کے نزدیک اسمائے مشتقہ چھ ہیں کوفی مصدر کو بھی مشتق مانتے ہیں بصری نہیں مانتے اس کے لئے کوفیوں کے نزدیک سات اور بصریوں کے نزدیک صرف چھ ہیں۔

صیغوں کی شناخت اور علامتیں

فَعَلَ: سب علامتوں سے خالی صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔

فَعَلَا: میں 'اَ' علامت تثنیہ مذکر اور ضمیر فاعل ہے۔

فَعَلُوْا: میں 'وْ' ساکن علامت جمع مذکر ہے اور ضمیر فاعل ہے۔

فَعَلَتْ: میں 'تْ' ساکن علامت تانیث فاعل ہے۔

فَعَلَتَا: میں 'اَ' علامت تثنیہ مونث وضمیر فاعل 'ت' علامت تانیث ہے۔

فَعَلْنَ: میں 'نَ' مفتوح علامت جمع مونث غائب وضمیر فاعل ہے۔

فَعَلْتَ: میں 'تَ' مفتوح علامت وضمیر فاعل واحد مذکر مخاطب ہے۔

فَعَلْتُمَا: میں 'تُمَا' بھی علامت ضمیر فاعل تثنیہ مذکر مخاطب اور مونث مخاطب بھی ہے۔

فَعَلْتِ: میں 'تِ' مکسور علامت اور ضمیر فاعل واحد مونث مخاطب ہے۔

فَعَلْتُنَّ: میں 'تُنَّ' ضمیر فاعل اور علامت جمع مونث مخاطب ہے۔

فَعَلْتُ: میں 'تُ' مضموم ضمیر فاعل اور علامت واحد متکلم ہے۔

فَعَلْنَا: میں 'نَا' ضمیر فاعل اور علامت متکلم مع الغیر ہے۔

یہ گردان کبیر فعل ماضی معروف ہے۔

گردان بھی دو طرح کی ہوتی ہے ایک صرف صغیر دوسری صرف کبیر۔ صرف کبیر جو گزر چکی ہے اور صرف صغیر ابھی آگے آئے گی۔

فصل:۔ فعل اور اسمائے مشتقہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) ثلاثی (۲) رباعی

ثلاثی: وہ ہے جس میں صرف تین حروف اصلی ہوں۔ جیسے نَصَرَ، ضَرَبَ، سَمِعَ، نَاصِرٌ، ضَارِبٌ، سَامِعٌ۔

رباعی: وہ ہے جس میں چار حروف اصلی ہوں۔ جیسے بَعْثَرَ، دَحْرَجَ، مُبَعْثِرٌ، مُدَحْرِجٌ۔

ہر ثلاثی ور باعی کی دو دو قسمیں ہیں: (۱) مجرد (۲) مزید فیہ

ثلاثی مجرد: اس ثلاثی کو کہتے ہیں جس کے ماضی کے واحد مذکر غائب میں کوئی حرف زائد نہ ہو۔ جیسے نَصَرَ، یَنْصُرُ، نَاصِرٌ۔

رباعی مجر: اس رباعی کو کہتے ہیں جس کے ماضی کے واحد مذکر غائب میں کوئی حرف زائد نہ ہو۔ جیسے بَعْثَرَ، یُبَعْثِرُ، مُبَعْثِرٌ۔

ثلاثی مزید فیہ: اس ثلاثی کو کہتے ہیں جس کے ماضی کے واحد مذکر غائب میں کوئی حرف زائد ہو۔ جیسے قَاتَلَ، یُقَاتِلُ، مُقَاتِلٌ۔

رباعی مزید فیہ: اس رباعی کو کہتے ہیں جس کے ماضی کے واحد مذکر غائب میں کوئی حرف زائد ہو۔ جیسے تَسَرْبَلَ، یَتَسَرْبَلُ، مُتَسَرْبِلٌ۔

ثلاثی مجرد کے چھ/٦ باب ہیں اور ثلاثی مزید فیہ کے اکتیس/۳۱، اور رباعی مجرد کا صرف ایک باب اور رباعی مزید کے تین/۳ باب ہیں۔ کل اکتالیس/۴۱ باب ہیں۔ تفصیل یہ ہے کہ ثلاثی مجرد کی دو قسمیں ہیں: (۱) مطرد (۲) شاذ

مطرد کے پانچ باب ہیں اور شاذ کا ایک۔

ثلاثی مزید فیہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) ثلاثی مزید فیہ مطلق (۲) ثلاثی مزید فیہ ملحق

ثلاثی مزید فیہ مطلق کی دو قسمیں ہیں: (۱) باہمزۂ وصل (۲) بے ہمزۂ وصل

ثلاثی مزید فیہ مطلق بے ہمزۂ وصل کے پانچ/۵ باب ہیں اور ثلاثی مزید فیہ مطلق باہمزۂ وصل کے نو/۹ باب ہیں اور ثلاثی مزید فیہ ملحق کے سترہ/۱۷ باب ہیں اور رباعی مجرد کا ایک باب ہے۔

رباعی مزید فیہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) باہمزۂ وصل (۲) بے ہمزۂ وصل

رباعی مزید فیہ بے ہمزۂ وصل کا ایک باب ہے اور رباعی مزید فیہ باہمزۂ وصل کے دو باب ہیں۔

ثلاثی مجرد کے ابواب کی خاصیتیں

نام باب	بیان خاصیت
نَصَرَ یَنْصُرُ	اس باب کا مشہور خاصہ مغالبہ ہے اور مغالبہ کے معنی یہ ہیں کہ ایک فعل شخص غالب کے اظہار کے واسطے باب مفاعلہ کے بعد لائیں جیسے یُخَاصِمُنِیْ زَیْدٌ فَاَخْصُمُهٗ (میں اور زید باہم جھگڑتے ہیں مگر میں جھگڑنے میں اس پر غالب آجاتا ہوں۔
ضَرَبَ یَضْرِبُ	اس باب کا خاصہ بھی مغالبہ ہے مگر جب کہ مثال واجوف یائی وناقص یائی ہو۔ جیسے یُبَایِعُنِیْ زَیْدٌ فَاَبِیْعُهٗ (زید مجھ سے خرید وفروخت کرتا ہے مگر میں اس خرید وفروخت میں اس سے بڑھ جاتا ہوں۔
سَمِعَ یَسْمَعُ	یہ باب زیادہ تر لازم ہوا کرتا ہے اور رنج وخوشی و بیماری، رنگ، عیوب اور حلیہ جسمانی کے الفاظ اکثر اسی سے آتے ہیں۔ جیسے حَزِنَ (غمگین ہوا) فَرِحَ (خوش ہوا) سَقِمَ (بیمار ہوا)
فَتَحَ یَفْتَحُ	اس باب کی خاصیت لفظی ہے اس سے صرف وہ افعال آتے ہیں جن کے عین یا لام کلمہ کی جگہ حرف حلقی ہو جیسے ذَهَبَ (وہ گیا) وَضَعَ (اس نے رکھا) مگر رَكَنَ یَرْكَنُ وَاَبٰی یَاْبٰی چند الفاظ خلاف قاعدہ اس باب سے ہیں۔
كَرُمَ یَكْرُمُ	یہ باب ہمیشہ لازم مستعمل ہوتا ہے اور اس کے معنی میں اوصاف خلقی پائے جاتے ہیں جیسے حَسُنَ (خوبصورت ہوا) شَجُعَ (دلیر ہوا)
حَسِبَ یَحْسِبُ	اس باب کی خاصیت لفظی ہے صرف دو لفظ صحیح کے حسب ونعم اور چند الفاظ مثال واوی کے آئے جو تعداد میں تھوڑے ہیں جیسے وَرِمَ (سوج گیا) وَرِثَ (وارث ہوا)

ثلاثی مزید فیہ مطلق

اقسام ابواب		ابواب	معروف: اسمائے ابواب	معروف: ماضی	معروف: مضارع	مصدر	اسم فاعل فهو
بے ہمزۂ وصل کے پانچ باب	١	باب اول	اِفْعَالُ	اَكْرَمَ	يُكْرِمُ	اِكْرَاماً	مُكْرِمٌ
	٢	باب دوم	تَفْعِيلُ	صَرَّفَ	يُصَرِّفُ	تَصْرِيْفاً	مُصْرِفٌ
	٣	باب سوم	مُفَاعَلَةُ	قَاتَلَ	يُقَاتِلُ	مُقَاتَلَةً/قِتَالاً	مُقَاتِلٌ
	٤	باب چہارم	تَفَعُّلُ	تَقَبَّلَ	يَتَقَبَّلُ	تَقَبُّلاً	مُتَقَبِّلٌ
	٥	باب پنجم	تَفَاعُلُ	تَقَابَلَ	يَتَقَابَلُ	تَقَابُلاً	مُتَقَابِلٌ
با ہمزۂ وصل کے نو باب	١	باب اول	اِفْتِعَالُ	اِجْتَنَبَ	يَجْتَنِبُ	اِجْتِنَاباً	مُجْتَنِبٌ
	٢	باب دوم	اِسْتِفْعَالُ	اِسْتَنْصَرَ	يَسْتَنْصِرُ	اِسْتِنْصَاراً	مُسْتَنْصِرٌ
	٣	باب سوم	اِنْفِعَالُ	اِنْفَطَرَ	يَنْفَطِرُ	اِنْفِطَاراً	مُنْفَطِرٌ
	٤	باب چہارم	اِفْعِلَالُ	اِحْمَرَّ	يَحْمَرُّ	اِحْمِرَاراً	مُحْمَرٌّ
	٥	باب پنجم	اِفْعِيلَالُ	اِدْهَامَّ	يَدْهَامُّ	اِدْهِيْمَاماً	مُدْهَامٌّ
	٦	باب ششم	اِفْعِيعَالُ	اِخْشَوْشَنَ	يَخْشَوْشِنُ	اِخْشِيْشَاناً	مُخْشَوْشِنٌ
	٧	باب ہفتم	اِفْعِوَّالُ	اِجْلَوَّذَ	يَجْلَوِّذُ	اِجْلِوَّاذاً	مُجْلَوِّذٌ
	٨	باب ہشتم	اِفَّاعُلُ	اِثَّاقَلَ	يَثَّاقَلُ	اِثَّاقُلاً	مُثَّاقِلٌ
	٩	باب نہم	اِفَّعُّلُ	اِطَّهَّرَ	يَطَّهِّرُ	اِطَّهُّراً	مُطَّهِّرٌ

کے چودہ باب ہیں

مجہول: ماضی	مجہول: مضارع	مجہول: مصدر	اسم مفعول	الامر منه	والنهی عنه	الظرف منه
اُكْرِمَ	يُكْرَمُ	اِكْرَاماً	مُكْرَمٌ	اَكْرِمْ	لَاتُكْرِمْ	مُكْرَمٌ
صُرِّفَ	يُصَرَّفُ	تَصْرِيْفاً	مُصَرَّفٌ	صَرِّفْ	لَاتُصَرِّفْ	مُصَرَّفٌ
قُوْتِلَ	يُقَاتَلُ	مُقَاتَلَةً/قِتَالاً	مُقَاتَلٌ	قَاتِلْ	لَاتُقَابِلْ	مُقَاتَلٌ
تُقُبِّلَ	يُتَقَبَّلُ	تَقَبُّلاً	مُتَقَبَّلٌ	تَقَبَّلْ	لَاتَتَقَبَّلْ	مُتَقَبَّلٌ
تُقُوْبِلَ	يُتَقَابَلُ	تَقَابُلاً	مُتَقَابَلٌ	تَقَابَلْ	لَاتَتَقَابَلْ	مُتَقَابَلٌ
اُجْتُنِبَ	يُجْتَنَبُ	اِجْتِنَاباً	مُجْتَنَبٌ	اِجْتَنِبْ	لَاتَجْتَنِبْ	مُجْتَنَبٌ
اُسْتُنْصِرَ	يُسْتَنْصَرُ	اِسْتِنْصَاراً	مُسْتَنْصَرٌ	اِسْتَنْصِرْ	لَاتَسْتَنْصِرْ	مُسْتَنْصَرٌ
				اِنْفَطِرْ	لَاتَنْفَطِرْ	
				اِحْمَرَّ	لَاتَحْمَرَّ	
				اِدْهَامَّ	لَاتَدْهَامَّ	
				اِخْشَوْشِنْ	لَاتَخْشَوْشِنْ	
				اِجْلَوِّذْ	لَاتَجْلَوِّذْ	
				اِثَّاقَلْ	لَاتَثَّاقَلْ	
				اِطَّهَّرْ	لَاتَطَّهَّرْ	

رباعی کے

اقسام ابواب	شمار ابواب		اسمائے ابواب	معروف ماضی	معروف مضارع	معروف مصدر	اسم فاعل	مجہول ماضی	مجہول مضارع	مجہول مصدر
رباعی مجرد کا ایک باب	۱	باب اول	فَعْلَلَةٌ	بَعْثَرَ	يُبَعْثِرُ	بَعْثَرَةً	فَهُوَ مُبَعْثِرٌ	بُعْثِرَ	يُبَعْثِرُ	بَعْثَرَةً
رباعی مزید فیہ بغیر ہمزہ وصل کا ایک باب	۲	باب دوم	تَفَعْلُلٌ	تَسَرْبَلَ	يَتَسَرْبَلُ	تَسَرْبُلاً	فَهُوَ مُتَسَرْبَلٌ			
رباعی مزید فیہ با ہمزہ وصل کے دو باب	۳	باب سوم	اِفْعِلَّالٌ	اِقْشَعَرَّ	يَقْشَعِرُّ	اِقْشِعْرَاراً	فَهُوَ مُقْشَعِرٌّ			
	۴	باب چہارم	اافعنلال	اِبْرَنْشَقَ	يَبْرَنْشِقُ	اِبْرِنْشَاقاً	فَهُوَ مُبْرَنْشِقٌ			

چار باب

اسم مفعول	الامر منه	والنهي عنه	الظرف منه
فَهُوَ مُبَعْثِرٌ	بَعْثِرْ	لَاتُبَعْثِرْ	مُبَعْثِرٌ
	تَسَرْبَلْ	لَاتَسَرْبَلْ	مُتَسَرْبَلٌ
	اِقْشَعِرَّ اِقْشَعِرِّ اِقْشَعْرِرْ	لَاتَقْشَعِرَّ لَاتَقْشَعِرِّ لَاتَقْشَعْرِرْ	مُقْشَعَرٌّ
	اِبْرَنْشِقْ	لَاتَبْرَنْشِقْ	مُبْرَنْشَقٌ

رباعی کے مصادر

اَلدَّحْرَجَةُ لڑھکانا اَلْقِنْطَرَةُ مالدار ہونا	اَلْعَسْكَرَةُ لشکر تیار ہونا اَلزَّعْفَرَةُ زعفران سے رنگنا
اَلتَّبَرْقُعُ برقع پہننا اَلتَّزَنْدُقُ زندیق ہونا اَلتَّدَحْرُجُ لڑھکنا	اَلتَّمَقْهُرُ مقہور ہونا اَلتَّبَخْتُرُ ناز سے چلنا
اَلْاِقْمِطْرَارُ سخت ناخوش ہونا اَلْاِزْمِهْرَارُ بہت ٹھنڈا ہونا اَلْاِشْمِخْرَارُ بلند ہونا	اَلْاِشْفِتْرَارُ متفرق ہونا اَلْاِسْمِهْرَارُ کانٹے کا سخت ہونا
اَلْاِحْرِنْجَامُ جمع ہونا اَلْاِبْلِنْدَاحُ کشادہ ہونا	اَلْاِسْلِنْطَاحُ لمبا چوڑا ہونا اَلْاِعْرِنْكَاسُ بال سیاہ ہونا

ثلاثی مزید فیہ ملحق

اقسام ابواب	شمار ابواب		اسماء ابواب	معروف			اسم فاعل
				ماضی	مضارع	مصدر	
ملحق برباعی مجرد کے سات باب	۱	باب اول	فَعْلَلَةٌ	جَلْبَبَ	يُجَلْبِبُ	جَلْبَبَةً	مُجَلْبِبٌ
	۲	باب دوم	فَعْنَلَةٌ	قَلْنَسَ	يُقَلْنِسُ	قَلْنَسَةً	مُقَلْنِسٌ
	۳	باب سوم	فَوْعَلَةٌ	جَوْرَبَ	يُجَوْرِبُ	جَوْرَبَةً	مُجَوْرِبٌ
	۴	باب چہارم	فَعْوَلَةٌ	سَرْوَلَ	يُسَرْوِلُ	سَرْوَلَةً	مُسَرْوِلٌ
	۵	باب پنجم	فَيْعَلَةٌ	خَيْعَلَ	يُخَيْعِلُ	خَيْعَلَةً	مُخَيْعِلٌ
	۶	باب ششم	فَعْيَلَةٌ	شَرْيَفَ	يُشَرْيِفُ	شَرْيَفَةً	مُشَرْيِفٌ
	۷	باب ہفتم	فَعْلاةٌ	قَلْسىٰ	يُقَلْسِىْ	قَلْسَاةً	مُقَلْسٍ
ملحق بتسربل کے آٹھ باب	۸	باب ہشتم	تَفَعْلُلٌ	تَجَلْبَبَ	يَتَجَلْبَبُ	تَجَلْبُباً	مُتَجَلْبِبٌ
	۹	باب نہم	تَفَعْنُلٌ	تَقَلْنَسَ	يَتَقَلْنَسُ	تَقَلْنُساً	مُتَقَلْنِسٌ
	۱۰	باب دہم	تَمَفْعُلٌ	تَمَسْكَنَ	يَتَمَسْكَنُ	تَمَسْكُناً	مُتَمَسْكِنٌ
	۱۱	باب یازدہم	تَفَعْلُةٌ	تَعَفْرَتَ	يَتَعَفْرَتُ	تَعَفْرُتاً	مُتَعَفْرِتٌ
	۱۲	باب دوازدہم	تَفَوْعُلٌ	تَجَوْرَبَ	يَتَجَوْرَبُ	تَجَوْرُباً	مُتَجَوْرِبٌ
	۱۳	باب سیزدہم	تَفَعْوُلٌ	تَسَرْوَلَ	يَتَسَرْوَلُ	تَسَرْوُلاً	مُتَسَرْوِلٌ
	۱۴	باب چہاردہم	تَفَيْعُلٌ	تَخَيْعَلَ	يَتَخَيْعَلُ	تَخَيْعُلاً	مُتَخَيْعِلٌ
	۱۵	باب پانزدہم	تَفَعْلٍ	تَقَلْسىٰ	يَتَقَلْسىٰ	تَقَلْسِياً	مُتَقَلْسٍ
ملحق بابرنشق کے دو باب	۱۶	باب شانزدہم	اِفْعِنْلالٌ	اِقْعَنْسَسَ	يَقْعَنْسِسُ	اِقْعِنْسَاساً	مُقْعَنْسِسٌ
	۱۷	باب ہفدہم	اِفْعِنْلاءٌ	اِسْلَنْقىٰ	يَسْلَنْقِىْ	اِسْلِنْقَاءً	مُسْلَنْقٍ

کے سترہ باب

مجہول			اسم مفعول	الامر منہ	النہی عنہ	الظرف منہ
ماضی	مضارع	مصدر				
جُلْبِبَ	يُجَلْبَبُ	جَلْبَبَةً	مُجَلْبَبٌ	جَلْبِبْ	لاتُجَلْبِبْ	مُجَلْبَبٌ
قُلْنِسَ	يُقَلْنَسُ	قَلْنَسَةً	مُقَلْنَسٌ	قَلْنِسْ	لاتُقَلْنِسْ	مُقَلْنَسٌ
جُوْرِبَ	يُجَوْرَبُ	جَوْرَبَةً	مُجَوْرَبٌ	جَوْرِبْ	لاتُجَوْرِبْ	مُجَوْرَبٌ
سُرْوِلَ	يُسَرْوَلُ	سَرْوَلَةً	مُسَرْوَلٌ	سَرْوِلْ	لاتُسَرْوِلْ	مُسَرْوَلٌ
خُوْعِلَ	يُخَيْعَلُ	خَيْعَلَةً	مُخَيْعَلٌ	خَيْعِلْ	لاتُخَيْعِلْ	مُخَيْعَلٌ
شُرْيِفَ	يُشَرْيَفُ	شَرْيَفَةً	مُشَرْيَفٌ	شَرْيِفْ	لاتُشَرْيِفْ	مُشَرْيَفٌ
قُلْسِيَ	يُقَلْسىٰ	قَلْسَاةً	مُقَلْسًى	قَلْسِ	لاتُقَلْسِ	مُقَلْسًى
				تَجَلْبَبْ	لاتَتَجَلْبَبْ	مُتَجَلْبَبٌ
				تَقَلْنَسْ	لاتَتَقَلْنَسْ	مُتَقَلْنَسٌ
				تَمَسْكَنْ	لاتَتَمَسْكَنْ	مُتَمَسْكَنٌ
				تَعَفْرَتْ	لاتَتَعَفْرَتْ	مُتَعَفْرَتٌ
				تَجَوْرَبْ	لاتَتَجَوْرَبْ	مُتَجَوْرَبٌ
				تَسَرْوَلْ	لاتَتَسَرْوَلْ	مُتَسَرْوَلٌ
				تَخَيْعَلْ	لاتَتَخَيْعَلْ	مُتَخَيْعَلٌ
				تَقَلْسَ	لاتَتَقَلْسَ	مُتَقَلْسًى
				اِقْعَنْسِسْ	لاتَقْعَنْسِسْ	مُقْعَنْسَسٌ
				اِسْلَنْقِ	لاتَسْلَنْقِ	مُسْلَنْقًى

اوزانِ فعل

فعل ثلاثی (سہ حرفی) کے تین وزن ہیں فَعَلَ فَعِلَ فَعُلَ یہ تینوں فعل ماضی ہیں اوران میں سے ہرایک کے مضارع کے بھی تین وزن ہیں یَفْعَلُ یَفْعِلُ یَفْعُلُ مگرکسی جگہ ماضی اور مضارع کے 'ع' کلمہ کی حرکات متفق ہیں اور کسی جگہ مختلف۔صرفیوں نے ہر ماضی کے لئے مضارع کے چنداوزان دریافت کئے ہیں۔چنانچہ ماضی فَعَلَ کے تین مضارع ہیں:

(۱)یَفْعِلُ جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ(۲)یَفْعُلُ جیسے نَصَرَیَنْصُرُ

(۳)یَفْعَلُ جیسے مَنَعَ یَمْنَعُ

ماضی فَعِلَ کے دومضارع ہیں:

(۱)یَفْعَلُ جیسے عَلِمَ یَعْلَمُ (۲) یَفْعِلُ جیسے حَسِبَ یَحْسِبُ

ماضی فَعُلَ کاصرف ایک مضارع ہے: یَفْعُلُ جیسے کَرُمَ یَکْرُمُ

جب ماضی اور مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب (حسب تفصیل بالا) ملاکر بولا جائے اس مجموعہ کو باب کہتے ہیں ان دونوں کے اختلاف حرکت 'ع' کے باعث نو باب آنے چاہئے تھے مگر مستعمل صرف چھ ہیں۔

اول: فَعَلَ یَفْعِلُ ماضی مفتوح العین مضارع مکسورالعین

دوم:فَعَلَ یَفْعُلُ ماضی مفتوح العین مضارع مضموم العین

سوم:فَعِلَ یَفْعَلُ ماضی مسکورالعین مضارع مفتوح العین

یہ تینوں باب اصول کہلاتے ہیں کہ ان کے ماضی اور مضارع کے 'ع' کلمہ کے حرکات مختلف ہیں۔

چہارم: فَعَلَ یَفْعَلُ ماضی اورمضارع دونوں مفتوح العین

پنجم:فَعُلَ یَفْعُلُ ماضی اورمضارع دونوں مضموم العین

ششم:فَعِلَ یَفْعِلُ ماضی اورمضارع دونوں مکسورالعین

یہ تینوں باب فروع کہلاتے ہیں کہ ان کے ماضی اورمضارع 'ع' کلمہ کی حرکات متفق ہیں۔

باب نَصَرَیَنْصُرُ(مہموز) اَلْاَخْذُ لینا۔پکڑنا اَلْاَمْرُ حکم دینا

باب نَصَرَیَنْصُرُ(اجوف) اَلْعَوْدُ لوٹنا اَلْبَوْلُ پیشاب کرنا

باب نَصَرَیَنْصُرُ(ناقص) اَلدُّعَاءُ بلانا اَلْعُلُوُّ بلندہونا

باب نَصَرَیَنْصُرُ(مضاعف) اَلرَّدُّ لوٹانا اَلسَّدُّ بندکرنا

باب ضَرَبَ یَضْرِبُ(مثال) اَلْوَزْنُ تولنا اَلْوَعْظُ نصیحت کرنا

(اجوف)اَلزِّیَادَۃُ زیادہ کرنا (ناقص)اَلْمَشْیُ چلنا

(لفیف مفروق)اَلْوَفَاءُ عہد پورا کرنا (مضاعف)اَلْحُبُّ دوست رکھنا

باب سَمِعَ یَسْمَعُ(معتل)اَلْوَجْلُ ڈرنا (مضاعف)اَلْوُدُّ دوست رکھنا

باب فَتَحَ یَفْتَحُ(معتل ومہموز)اَلْھِبَۃُ دینا

باب حَسِبَ یَحْسِبُ(صحیح ومعتل)اَلْحِسْبَانُ گمان ہونا

باب افعال(ناقص ومہموز)اَلْاِنْجَاءُ نجات دینا

باب افعال(مثال واجوف)اَلْاِقَامَۃُ قائم کرنا۔مقیم ہونا

باب افعال(مضاعف)اَلْاِتْمَامُ پورا کرنا

باب تفعیل(معتل ومہموز)اَلتَّوْحِیْدُ ایک کا قائل ہونا

باب تفعیل(مضاعف)اَلتَّجْدِیْدُ نیا کرنا

باب مفاعلۃ(معتل)اَلْمُنَادَاۃُ آواز دینا

باب تَفَعُّلُ(مضاعف ومعتل)اَلتَّحَبُّبُ دوستی کرنا

باب تفاعل (معتل)اَلتَّعَالِیْ بلندہونا

باب افتعال(معتل)اَلْاِمْتِیَازُ جداہونا۔باب افتعال(مضاعف)اَلْاِغْتِمَامُ غمگین ہونا

باب استفعال(مضاعف ومعتل) اَلْاِسْتِحْبَابُ دوست رکھنا

باب انفعال(مضاعف ومعتل) اَلْاِنْشِقَاقُ پھٹنا

اقسام کلمہ

حروف اصلی کی اقسام کے اعتبار سے کلمہ کی چار قسمیں ہیں: (۱) صحیح (۲) مہموز (۳) معتل (۴) مضاعف

صحیح:۔اس کلمہ کو کہتے ہیں جس کا کوئی حرف اصلی نہ ملا ہو نہ ہمزہ ہو نہ حرف علت ہو۔ جیسے نَصَرَ – ضَرَبَ

مہموز:۔اس کلمہ کو کہتے ہیں جس کا کوئی حرف اصلی ہمزہ ہو۔جیسے اَمَرَ – سَأَلَ

معتل:۔اس کلمہ کو کہتے ہیں جس کا کوئی حرف علت ہو۔جیسے وَعَدَ – رَمٰی

مضاعف:۔اس کلمہ کو کہتے ہیں جس میں ہمزہ اور حرف علت کے علاوہ کوئی حرف ملا ہو۔جیسے فَرَّ – زَلْزَلَ

معتل کی چار قسمیں ہیں: (۱) مثال (۲) اجوف (۳) ناقص (۴) لفیف

مثال:۔اس معتل کو کہتے ہیں جس کا صرف عین کلمہ حرف علت ہو۔جیسے وَعَدَ

اجوف:۔اس معتل کو کہتے ہیں جس کا صرف عین کلمہ حرف علت ہو۔جیسے عَوِرَ

ناقص:۔اس معتل ک و کہتے ہیں جس کا ''ل'' کلمہ حرف علت ہو جیسے دَعَا.

لفیف:۔اس معتل کو کہتے ہیں جس میں حرف علت ہو۔ طَوٰی – وَقٰی

اس طرح کلمہ کی سات قسمیں ہوگئیں جو اس شعر میں جمع ہیں:

ع صحیح ست و مثال ست و مضاعف

لفیف و ناقص و مہموز و اجوف

مہموز کا بیان

ہمزہ کے بدلنے کا نام تخفیف ہے اور حرف علت کے بدلنے کا نام تعلیل ہے اور ایک حرف کو دوسرے حرف میں شامل کر کے مشدد کرنے کو ادغام کہتے ہیں۔حرف علت تین ہیں:'واو، الف، یا' ان کے مجموعہ کا نام ''وای'' ہے۔ان حرفوں کو حروف علت کہنے کی وجہ یہ ہے کہ علت کے معنی بیماری کے ہیں اور عرب کے مریضوں کی زبان سے بیماری کے وقت ''وای'' کا لفظ نکلتا ہے۔

ہمزہ کبھی اکیلا آتا ہے اور کبھی دوسرے ہمزہ سے مل کر، پہلی صورت میں تخفیف جوازی ہوتی ہے اور دوسری صورت میں وجوبی۔سہولت کی غرض سے ہر ایک کے قاعدے الگ الگ بیان کئے جاتے ہیں۔

ایک ہمزہ کی تخفیف-ایک ہمزہ کی تخفیف کے چار قاعدے ہیں۔

(۱) اگر ہمزہ ساکن اور ماقبل اس کا متحرک ہو تو ہمزہ کو حرف علت کے ساتھ موافق حرکت ماقبل ہمزہ کے بدل دینا جائز ہے۔یعنی بعد فتحہ کے (الف) سے اور بعد ضمہ کے (و) سے اور بعد کسرہ کے (ی) سے۔جیسے ذِیْبٌ اصل میں ذِئْبٌ تھا۔

(۲) اگر ہمزہ مفتوح اور اس کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو تو ہمزہ بعد ضمہ کے (و) سے اور بعد کسرہ کے (ی) سے جوازاً بدل دیا جاتا ہے۔جیسے جُؤَنٌ سے جُوَنٌ

(۳) اگر ہمزہ متحرک اور ماقبل اس کا (و) یا (ی) ساکن زائد (غیر الحاقی) اسی کلمہ میں ہو تو ہمزہ کو جنس ماقبل سے بدلنا جائز ہے اور ابدال کے ادغام واجب۔جیسے مَقْرُوْءٌ سے مَقْرُوٌّ.

(۴) اگر ہمزہ متحرک اور ماقبل اس کا ساکن سوائے مدہ زائدہ اور نور انفعال اور یائے تصغیر کے ہو تو جائز ہے کہ ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دے کر ہمزہ کو حذف کریں۔جیسے یَسْئَلُ سے یَسَلُ .

دوہمزوں کی تخفیف: دو ہمزہ جو ایک کلمہ میں ہوں ان کی تخفیف کے تین قاعدے ہیں۔

(۱) اگر دو ہمزوں میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو دوسرے ہمزہ کو موافق حرکت اول کے بدلنا واجب ہے جیسے اٰمَنَ اُوْمِنَ اِیْمَانًا اصل میں ءَاْمَنَ اُؤْمِنَ اِئْمَانًا تھا۔ اور کوئی مکسور نہ ہو تو دوسرے ہمزہ کو (و) سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے اَوَادِمُ اصل میں أَأْدِمُ تھا۔

قاعدہ نمبر۱:۔ جب ہمزہ مفاعل کے الف کے بعد واقع ہو تو اس ہمزہ کو یائے مفتوح سے بدل دیں گے جیسے خَطَایَا جو کہ خَطِیْئَۃٌ کی جمع ہے اصل میں خَطَائِیٌ تھا۔ یا واقع ہوئی الف زائدہ کے بعد اور طرف کے قریب واقع ہوئی تو قَائِلٌ کے قاعدہ کے مطابق یا ہمزہ سے بدل گئی خَطَاءِءٌ ہوا اس لئے قاعدہ صادق آیا لہٰذا خَطَائِیٌ ہو گیا اور اب دیکھا کہ ہمزہ واقع ہوا ہے مفاعل کے الف کے بعد اور یَاء سے پہلے لہٰذ ہمزہ کو یَاء مفتوحہ سے بدلا گیا کہ یا متحرک ماقبل اس کا مفتوح ہے لہٰذا دوسری یَاء کو الف سے بدل دیا خَطَایَا ہو گیا۔

قاعدہ نمبر۲:۔ رویت مصدر کے بنے ہوئے تمام فعل اور صیغے جن میں ہمزہ متحرک اور ما قبل اس کا ساکن ہو تو اس ہمزہ کی حرکت وجوباً ما قبل کو دے دیتے ہیں اور ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں جیسے یَرَیٰ اصل میں یَرْاَیُ تھا ہمزہ متحرک منفرد اس کا ماقبل ساکن ہمزہ کا فتحہ وجوباً را کو دیا اور ہمزہ کو حذف کر دیا گیا۔ یہ طریقہ مضارع کے صیغوں اور امر و نہی کے صیغوں میں اختیار کریں گے۔

قاعدہ نمبر۳:۔ اس میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے بین بین قریب اور بین بین بعید کا قاعدہ تحریر کیا ہے۔ اگر ہمزہ منفرد ہو متحرک کے بعد واقع ہو تو اس ہمزہ میں بین بین قریب اور بین بین بعید دونوں جائز ہیں۔ بین بین کا طریقہ یہ ہے کہ ہمزہ کو جھٹکا سے نہ پڑھا جائے بلکہ نرمی پڑھے۔ لہٰذا ہمزہ کو اس طرح پڑھیں کہ نہ بالکل سخت ہو نہ بالکل نرم ہو اور

یہ جب ہوگا کہ ہمزہ نہ تو اپنے مخرج سے ادا کیا جائے کیوں کہ اس میں جھٹکا ہوگا اور نہ حرف مدہ کے مخرج سے ادا ہو بلکہ ان دونوں کے درمیان سے ادا کیا جائے تو نرمی آجائے گی اسی کو بین بین کہا جاتا ہے۔

دوسرا نام اس کا تسہیل ہمزہ ہے۔ اب اگر ہمزہ کو اپنے مخرج اور اس حرف علت کے درمیان ادا کیا جائے جو ہمزہ کی حرکت سے نکلتا ہے تو اس کو بین بین قریب کہتے ہیں اور اگر ہمزہ کو ہمزہ کے مخرج کے درمیان اور اس حرف علت کے درمیان پڑھنا جو ہمزہ کے ما قبل کی حرکت سے پیدا ہوا سے بین بین بعید کہتے ہیں۔ جیسے سَأَلَ ہمزہ حرف متحرک (سین) کے بعد واقع ہوئی تو اس ہمزہ میں تسہیل کریں گے یعنی بین بین پڑھیں گے اور چونکہ ہمزہ پر فتحہ ہے اور سین پر بھی فتحہ ہے لہٰذا اس میں بین بین قریب و بعید دونوں جائز ہیں۔ سَئِمَ میں ہمزہ پر کسرہ ہے اگر بین بین قریب کریں گے تو ہمزہ یا اور اپنے مخرج کے درمیان پڑھی جائے گی اور اگر ہمزہ کو اپنے مخرج اور الف کے مخرج کے درمیان پڑھیں گے تو بین بین بعید ہوگا اور یَوْمَ میں بین بین قریب اس طرح ہوگا کہ ہمزہ اپنے مخرج اور (واو) کے درمیان پڑھی جائے گی تو بین بین بعید ہوگا۔

مضاعف کا بیان

مضاعف تین بابوں سے آتا ہے:

(۱) نَصَرَ یَنْصُرُ سے جیسے مَدَّ یَمُدُّ (اَلْمَدُّ - کھینچنا)

(۲) ضَرَبَ یَضْرِبُ سے جیسے فَرَّ یَفِرُّ (اَلْفِرَارُ - بھاگنا)

(۳) سَمِعَ یَسْمَعُ سے جیسے مَسَّ یَمُسُّ (اَلْمَسُّ - چھونا)

قلیل طور پر کَرُمَ یَکْرُمُ سے بھی آیا ہے۔ جیسے حَبَّ یَحُبُّ وَ لَبَّ یَلُبُّ

مضاعف میں تکرار حروف سے تغیرات واقع ہوتے ہیں۔ اس کی تین صورتیں ہیں:

(۱) ادغام قیاسی جیسے مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا۔ دال کو دال میں ادغام کیا۔

(۲) حذف سماعی جیسے ظَلْتُمْ اصل میں ظَلَلْتُمْ تھا۔ (پہلے لام کو حذف کیا)
(۳) ابدال سماعی جیسے اَمْلَیْتُ اصل میں اَمْلَلْتُ تھا۔ دوسرے لام کو (ی) سے بدل دیا۔
ان میں تغیر کا موجب اکثر ادغام ہوتا ہے۔ جس حرف کو ادغام کرتے ہیں اس کو مدغم اور جس میں ادغام کرتے ہیں اس کو مدغم فیہ کہتے ہیں۔ جیسے مَدَّ پہلی دال مدغم اور دوسری دال مدغم فیہ ہے۔

(۱) ایک جنس یا ایک مخرج کے دو حرف یا متقارب المخرج دو حرف ایک جگہ جمع ہوں اور ان میں پہلا حرف ساکن غیر مدہ ہو تو ثانی میں اول کا ادغام واجب ہے خواہ وہ دونوں حرف ایک کلمہ میں ہوں یا دو کلمہ میں جیسے مَدْدٌ سے مَدٌّ اور عَبَدْتُمْ سے عَبَدْتُّمْ اور اَلَمْ نَخْلُقْكُمْ سے اَلَمْ نَخْلُقُّمْ۔

(۲) ایک جنس یا ایک مخرج کے دو حروف یا متقارب المخرج دو حرف ایک جگہ ایک کلمہ میں جمع ہوں اور ان میں کوئی ساکن نہ ہو لیکن اول کا ماقبل ساکن مدہ ہو تو اول کو ساکن کر کے ثانی میں ادغام واجب ہے۔ جیسے حَاجَجَ سے حَاجَّ۔

(۳) ایک جنس یا ایک مخرج کے دو حرف یا متقارب المخرج دو حرف ایکی جگہ ایک کلمہ میں جمع ہوں اور ان میں کوئی ساکن نہ ہو لیکن اول کا ماقبل ساکن غیر مدہ ہو تو اول کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دینا اور ثانی میں ادغام کرنا واجب ہے۔ جیسے یَمْدُدُ سے یَمُدُّ مگر شرط یہ ہے کہ ملحق نہ ہو لہٰذا جَلْبَبَ میں ادغام نہ ہوا۔

(۴) ایک جنس یا ایک مخرج کے دو حرف یا متقارب المخرج دو حرف ایک جگہ ایک کلمہ میں جمع ہوں اور ان میں سے کوئی ساکن نہ ہو اور اول کا ماقبل بھی متحرک ہو تو اول ساکن کر کے ثانی میں ادغام کرنا واجب ہے۔ جیسے مدد سے مد مگر شرط یہ ہے کہ اول اسم کا عین کلمہ نہ ہو لہٰذا شَرَرٌ میں ادغام نہ ہوا۔

(۵) ادغام کے بعد اگر دوسرے حرف پر امر کا وقف یا کسی جازم کا جزم آئے تو اس میں

تین طریقے جائز ہیں: فِرَّ – فِرِّ – اِفْرِءْ۔ اور اگر حرف اول کا ماقبل مضموم ہو تو حرف ثانی کو ضمہ بھی جائز ہے جیسے لَمْ یَمُدَّ۔

معتل کا بیان

(۱) جو واو علامت مضارع مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان ہو یا علامت مضارع مفتوحہ اور فتحہ کے درمیان ایسے کلمہ میں ہو جس کا عین یا لام حرف حلقی ہو وہ گر جاتا ہے جیسے یَوْجِدُ – یَوْهَبُ – یَوْسَعُ سے یَجِدُ – یَهَبُ – یَسَعُ۔

(۲) جو واو ایسے مصدر کا فا کلمہ ہو جو فِعْل کے وزن پر ہے وہ گر جاتا ہے اور آخر میں عوض کی تا بڑھاتے ہیں اور عین کلمہ کو کسرہ دیتے ہیں مگر جس مصدر کا مضارع مفتوح العین ہو تو اس کے عین کو فتحہ اور کسرہ دونوں جائز ہیں جیسے وِعْدٌ سے عِدَةٌ۔

(۳) واو ساکن غیر مدغم کسرہ کے بعد یا ہو جاتا ہے جیسے مِوْعَادٌ سے مِیْعَادٌ۔

(۴) جو (یا) یا (واو) افتعال کا فا کلمہ ہو اور اصلی ہو یعنی کسی حرف سے بدلا ہوا نہ ہو تو وہ تا ہو کر تا میں ادغام پائے گا جیسے اِوْتَقَدَ سے اِتَّقَدَ۔

(۵) واو مکسور شروع کلمہ میں پورا ہو اور واو مضموم شروع یا وسط کلمہ میں ہو تو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے۔ جیسے وِشَاحٌ سے اِشَاحٌ۔ واو مفتوح جب شروع کلمہ میں ہو تو اس کو ہمزہ سے بدلنا شاذ ہے جیسے وَحَدٌ سے اَحَدٌ۔

(۶) دو واو متحرک شروع کلمہ میں جمع ہوں تو اول کو ہمزہ کر دینا واجب ہے جیسے وَوَاصِلُ سے وُوَیْصِلٌ.

قاعدہ نمبر ۷:۔ اس قاعدہ میں مصنف رحمۃ اللہ نے متعدد شرطیں بیان کیا ہے بہتر ہے کہ طلباء کو ذہن نشین کرادی جائیں کسی کلمہ میں واو یا یاء متحرک ہوں اور ان کا ماقبل مفتوح ہو تو اس واو یا یاء کو الف سے بدل دیں گے مگر اس کی چند شرطیں ہیں۔

پہلی شرط:۔ واو اور یاء فا کلمہ کی جگہ نہ ہو۔ چنانچہ اگر یہ فا کلمہ کی جگہ واقع ہوں اور ان کے

ماقبل فتحہ بھی ہوتو اس شرط کے نہ پائے جانے سے ان کو الف سے نہ بدلیں گے جیسے فَوْعَدَ.

دوسری شرط:۔ یہ واواور یا لفیف میں عین کلمہ کی جگہ نہ ہوں اگر لفیف میں عین کلمہ کی جگہ یہ واواور یا واقع ہوں گے تو الف سے نہ بدلیں گے جیسے طَـوَیٰ کا واو متحرک ماقبل مفتوح ہونے کے باوجود الف سے نہیں بدلا گیا اسی طرح حَیِـیَ میں یا متحرک ماقبل مفتوح مگر کلمہ لفیف کا ہے اس لئے یا کو الف سے نہیں بدلا گیا۔

تیسری شرط:۔ یہ واواور یا متحرک تثنیہ کے الف سے پہلے نہ واقع ہوں جیسے دَعُـوَا اور رَمَیَا میں واواور یا الف تثنیہ سے پہلے واقع ہوئے اس لئے الف سے نہ بدلے گئے۔

چوتھی شرط:۔ یہ واواور یا متحرک جن کا ماقبل مفتوح بھی ہے مدہ زائدہ سے پہلے نہ ہوں جیسے طَوِیـلٌ، غُیُـوُرٌ اور غِیَـابَۃٌ۔ طَوِیـلٌ میں واو مدہ زائدہ اور غُیُـوُرٌ میں یا مدہ زائدہ اور غِیَابَۃٌ میں الف مدہ زائدہ ہے اور ان میں واو یا یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے قبل مدہ زائدہ ہونے کی وجہ سے ان کو الف سے نہیں بدلا گیا۔

پانچویں شرط:۔ واواور یاء نون تاکید اور یا مشدد سے پہلے نہ ہوں جیسے عَـلَـوِیٌّ میں واو متحرک ماقبل مفتوح ہے مگر 'ی' مشدد سے پہلے ہے لہٰذا الف سے نہیں بدلا گیا اسی طرح اِخْشَیَنَّ میں یا متحرک ماقبل مفتوح ضرور ہے مگر نون تاکید سے پہلے واقع ہے اس لئے اس یا کو الف سے نہیں بدلا گیا۔

چھٹی شرط:۔ واو یا یاء متحرک ماقبل مفتوح ایسے کلمہ میں نہ ہوں جن کے معنی لون یا عیب کے ہیں جیسے عَـوِرَ (بھینگا) صَیِـدَ (ٹیڑھی گردن والا) دونوں میں عیب کے معنی پائے جاتے ہیں لہٰذا ان کے واواور یاء کو الف سے نہیں بدلا گیا۔

ساتویں شرط:۔ کلمہ فَعَلَانٌ کے وزن پر نہ ہو۔ اگر واواور یا ایسے کلمہ میں واقع ہوں گے تو ان کو الف سے نہ بدلا جائے گا جیسے دَوَرَانٌ میں واواور سَیَلَانٌ میں یا کو الف سے نہ بدلا گیا کیوں کہ یہ فَعَلَانٌ کے وزن پر ہیں اسی طرح فَعَلٰی کے وزن پر بھی نہ ہو جیسے

صَوَرٰی میں واواور یا کو الف سے اس لئے نہیں بدلا گیا کیوں کہ یہ فَعَلٰی کے وزن پر ہیں اسی طرح سے واواور یا ایسے کلمہ میں نہ ہوں جو فَعُلَۃٌ کے وزن پر ہو جیسے حَوُکَۃٌ میں واو کو الف سے نہیں بدلا گیا کیوں کہ یہ کلمہ فَعُلَۃٌ کے وزن پر ہے۔

قاعدہ نمبر ۸:۔ واواور یاء متحرک ہوں (حرکت خواہ کوئی بھی ہو) اور ان کا ماقبل ساکن ہو تو اس واواور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیں گے بشرطیکہ وہ شرطیں پائی جائیں مثلاً واو اور یاء میں حرکت اگر ضمہ یا کسرہ کی ہو تو اس حرکت کو نقل کر کے ماقبل کو دیں گے جیسے یَقُوْلُ ویَبِیْعُ میں واواور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدیا کیوں کہ اصل میں یَقْوُلُ اور یَبْیِعُ میں واو پر ضمہ اور یاء پر کسرہ ہے ان کا ماقبل ساکن ہے لہٰذا ان کی حرکت ماقبل دے دیا یَقُوْلُ اور یَبِیْعُ ہو گیا۔

لیکن اگر واواور یا پر ضمہ کے بجائے فتحہ ہے تو ان کی حرکت کو نقل کر کے ماقبل کو دیں گے اور واو یا کہ ساکن ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے ان کو الف سے بدل دیں گے جیسے کہ یُـقَالُ اور یُبَـاعُ میں کیوں کہ ان کی اصل یـقـول اور یَبْیَعُ تھی واواور یا پر فتحہ ہے اور ماقبل ساکن ہے لہٰذا ان کی حرکت کو نقل کر کے ماقبل کو دے دیا اور ان واواور یا کو الف سے بدل دیا یُـقَالُ ویُبَـاعُ ہو گیا اور اگر اس واو کے بعد یا یاء کے بعد کوئی ساکن ہو تو اجتماع ساکنین ہو جانے کی وجہ سے یہ واواور یا ساقط ہو جائیں گے جیسے لَـمْ یَقُلْ اصل میں لَـمْ یَقْوُلْ تھا واو کی حرکت ماقبل کو دیا تو اب لَـمْ یَـقُوْلْ ہوا واواور لام دو ساکن جمع ہوئے اس لئے واو کو گرا دیا اسی طرح لَمْ یَبِعْ اصل میں لَمْ یَبْیِعْ تھا یا کی حرکت باء کو دیا یا اور عین دو ساکن جمع ہوئے تو یاء کو گرا دیا لَـمْ یَبِعْ ہو گیا۔ یہ واواور یا اس وقت ساقط ہوں گے جب کہ ان پر کسرہ یا ضمہ ہو لیکن اگر ان پر فتحہ ہو تو اس طرح تعلیل کریں گے کہ ان کی حرکت کو نقل کر کے ماقبل کو دیں گے اور واواور یا کو الف سے بدلنے کی صورت میں اجتماع ساکنین ہونے کی وجہ سے الف کو گرا دیں گے۔ جیسے لَمْ یُقَلْ مضارع مجہول اصل میں لَمْ یُقْوَلْ تھا واو پر فتحہ

ہےاس لئے اس کونقل کرکے ماقبل کودیا واوساکن کوالف سے بدل دیا دوساکن الف اور لام ساکن جمع ہونے کی وجہ سے الف کوگرادیا اسی طرح لَمْ يُبَعْ میں کیا ہےاس کی اصل لَمْ يُبْيَعْ تھی یاپرفتحہ ہےاس کونقل کرکے ماقبل کودے دیایاءکوالف سے بدل دیا الف اور عین ساکن دوساکن جمع ہوئے الف کوساقط کردیالَمْ يُبَعْ رہ گیا۔

قاعدہ نمبر۹:۔فعل ماضی مجہول میں واواور یاءمتحرکہ کی حرکت نقل کرکے ماقبل کودیں گے اوران کوساکن کردیں گےلیکن واومیں واوساکن ماقبل کسرہ ہونے کی وجہ سے واوکو یا سے بدل دیں گےاور یاءمیں س کی ضرورت نہیں جیسے قِيْلَ بِيْعَ اُخْتِيْرَ اُنْقِيْدَ کہ ان کی اصل قُوِلَ بُيِعَ اُخْتُيِرَ اوراُنْقُوِدَ تھی واوکی حرکت ماقبل کودینے کے بعدواوکو یاء سے بدل دیا اورجس میں یاء ہےوہ اپنی حالت پر باقی ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ صیغہ ماضی مجہول کا ہےاس لئے فاکلمہ تومضموم ہوگا لہٰذا اس واو اور یاءکوساکن کردیں واووالی صورت میں قِيْلَ سے قُوْلَ اور اِنْقِيْدَ سے اُنْقُوْدَ ہوجائے گا اورجن کلموں میں یا ہے وہ یاماقبل میں ضمہ ہونے کی وجہ سے واو سے بدل جائے گی جیسے بِيْعَ کہ یاساکن ہونے کے بعدواو سے بدل جائے گی توبُوْعَ اُخْتُوْرَ ہوجائے گا۔ تبدیل کرنے کی صورت میں اشمام جائز ہے یعنی اگر واواور یا کی حرکت ماقبل کودے دی جائےتوفاکلمہ کے کسرہ میں ضمہ کی بوآجائے گی یعنی نیچے کاہونٹ کسرہ اداکرتے وقت تھوڑا سااوپرکوہوجانا چاہئے تاکہ کسرہ مائل بضمہ ہوجائے۔

قاعدہ نمبر۱۰:۔کسی فعل میں لام کلمہ کی جگہ واوبعدضمہ کے واقع ہوتووہ واوساکن ہوجائے گےاور واومذکرغائب واومؤنث غائب اور واومذکرحاضراور واحدمتکلم وجمع متکلم میں واو کی مثال يَدْعُوْا،تَدْعُوْا،اَدْعُوْا، نَدْعُوْا، اوراگریاءبعدکسرہ کےواقع ہوتووہ یاساکن ہوجائے گی جیسے يَرْمِيْ ، تَرْمِيْ، اَرْمِيْ، نَرْمِيْ۔

اوراگرواواور یالام کلمہ کی جگہ بعدفتحہ کےواقع ہوں گےتوقَالَ ، بَاعَ ، نَخْشٰى، میں

اوریرضی،ترضی،ارضی،نرضی،اسی طرح یقوی،تقوی،اقوی،نقوی،میں اوراگرضمہ کے بعدواوواقع ہواوراس کے بعددوسراواوآئے یا کسرہ کے بعدیاواقع ہواوراس کے بعد دوسری یاءآئےتواول کی مثال يَدْعُوْنَ کہ اصل میں يَدْعُوُوْنَ تھااوردوسرے کی مثال تَرْمِيْنَ ہےجس کی اصل تَرْمِيِيْنَ ہے۔اول میں درمیانی واوکوساکن کردیاتودوواوساکن جمع ہوئے پہلی واوکوگرادیایَدْعُوْنَ ہوگیادوسری مثال میں یاءواقع ہوئی توکسرہ کے درمیان اوریاکے درمیان لہٰذااول یاءکوحذف کردیاتَرْمِيْنَ ہوگیا۔

اگرواقع ہوضمہ کے بعداوریا سے پہلے جیسے تَدْعُوِيْنَ میں تواس واوکی حرکت ماقبل کو دیں گےاور ماقبل کوساکن کرنے کے بعدتوتَدْعُوِيْنَ ہوجائے گا قاعدہ پایاکہ واوساکن ما قبل اس کامکسور واو یا ہوگئی دویاجمع ہوئیں پہلی یا جوفعل کے لام کلمہ کی جگہ ہے گرادی گئی تَدْعِيْنَ ہوگیااوراگریاواقع ہوکسرہ کے بعداورواو سے پہلے جیسے يَرْمُوْنَ کہ اصل میں يَرْمِيُوْنَ تھاتواولاً میم کوساکن کریں گےاس کے بعدیاءکی حرکت یعنی کسرہ میم کودیں گے اس بعدقاعدہ پایاگیاکہ یاءساکن ماقبل اس کامضموم اس لئے واو سے بدل دیادوساکن جمع ہوئے دونوں واواس لئے واواول کوگرادیایَرْمُوْنَ ہوگیا۔

تیسری مثال:لَقُوْا کی ہےاصل لَقِيُوْا تھایاواقع ہوئی کسرہ اورواو کے درمیان اس لئے یاکی حرکت قاف کودیاقاف کی حرکت دورکرنے کے بعدپھریابعدضمہ واقع ہونے کی وجہ سےواو سے بدل گئی پھردوواوساکن جمع ہوئے پہلاواوگرادیالَقُوْا ہوگیا۔

چوتھی مثال:رُمُوْا کی ہے کہ اصل میں رُمِيُوْا تھایاواقع ہوئی بعدکسرہ اورواو کے درمیان اس لئے یاکی حرکت میم کودیامیم کوساکن کرنے کے بعدیاضمہ کے بعدواقع ہوئی یاءکوواوکردیادوواوساکن جمع ہوئے اول واوکوگرادیارُمُوْا ہوگیا۔

قاعدہ نمبر۱۱:۔جوواوطرف میں کسرہ کے بعدواقع ہوتووہ یاء سے بدل دی جاتی ہےجیسے دُعِيَ اصل میں دُعِوَ تھاواوبعدکسرہ طرف میں واقع ہوایا سے بدل گیا دُعِيَ ہوگیا۔

دُعِیَا اصل میں دُعِوَا تھا، دَاعِیَانِ اصل میں دَاعِوَانِ تھاواوبعد کسرہ اورطرف میں واقع ہواواوکو یا سے بدل دیادَاعِیَانِ ہوگیا۔دَاعِیَۃٌ اصل میں دَاعِوَۃٌ تھاواوبعد کسرہ اور طرف میں واقع ہوااس لئے واوکو یاء سے بدل دیادَاعِیَۃٌ ہوگیا۔

قاعدہ نمبر۱۲:۔ جو یا طرف میں واقع ہواورضمہ کے بعد واقع ہوتو وہ یا واو سے بدل جاتی ہے جیسے نَھُوَ اصل میں نَھُیَ تھایاطرف میں بعدضمہ واقع ہوئی اس لئے یا کوواو سے بدل دیانَھُوَ ہوگیا نَھُوَ واحدمذکرغائب بحث ماضی معروف ہے باب کَرُمَ سے۔

قاعدہ نمبر۱۳:۔ مصدر کے عین کلمہ کی جگہ واو ہواور کسرہ کے بعد واقع ہوتو وہ واو یا سے بدل دیا جائے گا شرط یہ کہ اس مصدر کے فعل میں بھی تعلیل ہوئی ہو جیسے قِیَاماً مصدر ہے قَامَ کاقَامَ اصل میں قَوِمَ تھاواومتحرک ماقبل مفتوح واوکوالف سے بدل دیا۔تعلیل فعل میں ہوئی ہے اس کا مصدر قِوَاماً ہے واوواقع ہوامصدر میں عین کلمہ کی جگہ بعد کسرہ کے اوراس کے فعل میں تعلیل ہوئی ہے اس لئے اس واوکو یاء سے بدل دیا گیاقِیَاماً ہوگیا۔اسی طرح صَامَ صَوِمَ تھاواوکوالف سے بدلا گیامذکورہ قاعدہ سے اس لئے اس کے مصدر یعنی صِوَاماً میں واومتحرک بعد کسرہ عین کلمہ میں واقع ہواصیغہ مصدر کا ہے اس لئے اس واوکو یاء سے بدل دیاصِیَاماً ہوگیا۔حِیَاضٌ جمع ہے اس کا مفرد حَوْضٌ ہے واومفرد میں ساکن ہے لہٰذا جمع میں واوکو یا سے بدل دیا گیاحِوَاضٌ سے حِیَاضٌ ہوگیا۔اسی طرح جِیَادٌ اصل میں جِوَادٌ تھا یہ واومفرد میں یا سے بدل کر دوسری یاء میں ادغام پاچکا ہے لہٰذا جمع میں بھی یاء سے بدل گیاجِیَادٌ ہوگیا۔

قاعدہ نمبر۱۴:۔ اگرکسی کلمہ میں واواوریا جمع ہوں مگر یہ کسی سے بدلی ہوئی نہ ہوں اس میں الحاق بھی نہ ہو نیز ان دونوں میں سے ساکن ہوتو واوکو یا کرکے یا میں ادغام کردیں گے اور ماقبل کاضمہ کسرہ سے بدل جائے گا جیسے سَیِّدٌ،مُضِیٌّ، مَرْمِیٌّ،سَیِّدٌ اصل میں سَیْوِدٌ تھایااورواوایک کلمہ میں جمع ہوئے اوران میں سے ایک ساکن ہے کلمہ میں الحاق بھی

نہیں ہے لہٰذا واوکو یا سے بدل دیا اور یا میں ادغام کردیا۔یا سے پہلے فتحہ ہے اس لئے کسرہ سے نہیں بدلا ضمہ ہوتا تو کسرہ سے بدل جاتا ہے۔

اسی طرح مَرْمِیٌّ اصل مَرْمُوْیٌ تھاواواوریاایک کلمہ میں جمع ہوئے نیز کسی حرف سے بدلے ہوئے بھی نہیں ہیں اور صیغہ میں الحاق بھی نہیں ہے اوراول ان میں سے ساکن ہے لہٰذا واوکو یا سے بدل دیامَرْمُیْیٌ ہوایاکو یامیں ادغام کردیا مَرْمُیٌّ ہوا۔یا سے پہلے ضمہ ہے لہٰذا کسرہ سے بدل دیا مَرْمِیٌّ ہوگیا۔اسی طرح مُضِیٌّ اصل میں مُضُوْیٌ تھاواواوریا ایک ایک کلمہ میں جمع ہوئے اول ان میں سے ساکن ہے اورکوئی ان میں سے بدل کربھی نہیں آیا ہے۔اس کلمہ میں الحاق بھی نہیں ہے لہٰذا واوکو یا سے بدل دیامُضَیْیٌ ہوایاکو یا میں ادغام کردیامُضُیٌّ ہوا(ض) کاضمہ کسرہ سے بدلامُضِیٌّ ہوگیا۔

مَضٰی یَمْضِیْ سے بنا ہے اصل میں مُضُوْیٌ تھاتعلیل مذکور کے مطابق مُضِیٌّ ہوگیا عین کلمہ کی اتباع کرتے ہوئے فاکلمہ یعنی میم کوبھی کسرہ دے دیامِضِیٌّ ہوگیا۔

اَوٰی یَاْوِیْ کے امرایومیں چونکہ یا ہمزہ سے بدلی ہوئی ہے اس لئے واوکو یانہیں کیااسی طرح ضِیْوَانٌ میں الحاق کی وجہ سے واوکو یا سے نہیں بدلا گیا ہے ورنہ یہ الحاق ہی ختم ہو جائے گا۔

قاعدہ نمبر۱۵:۔ صیغہ فُعُوْلٌ کے وزن پر ہواس میں آخر میں دوواوجمع ہوں تو دونوں واو کو یاء سے بدل دیں گے اور دونوں کوادغام کردیں گے اور ماقبل کاضمہ کسرہ ہوجائے گا اور فاکوبھی کسرہ دے دیا جائے گا جیسے دَلُوٌّ جودَلْوٍ کی جمع ہے دِلِیٌّ بنا ہے دلو سے کیوں کہ فُعُوْلٌ کے وزن پر بھی ہے اور دونوں واوآخر میں ہیں اس لئے پہلے دونوں واوکو یا کیا پھر دونوں کاادغام کردیا۔

قاعدہ نمبر۱۶:۔ جوواوکہ اسم کے لام کلمہ میں ہو وہ ضمہ کے بعد ہوتو کسرہ ہوکریا ہوجاتی ہے اورپھرساکن ہوکراجتماع ساکنین کی وجہ سے تنوین کے ساتھ حذف ہوجاتا ہے جیسے

اَدْلٍ اَدْلُوٍ میں جودلو کی جمع ہے اور تَعَلٍّ اور تَعَالٍ جو تَفَعُّلُ اور تَفَاعُلُ کا مصدر ہے اور یا بھی کسرہ کے بعد ساکن ہوکر اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر پڑتا ہے جیسے اَظْبٍ اَظْبِیٌّ سے جو ظَبِیٌّ کی جمع ہے۔

قاعدہ نمبر ۱۷:۔ وہ واو اور یا جو کہ فاعل کے عین کلمہ میں واقع ہو اور اس کے فعل میں تعلیل ہوئی ہو وہ واو ہمزہ ہوجاتا ہے جیسے قَائِلٌ کہ اصل میں قَاوِلٌ تھا اسم فاعل کے عین کلمہ میں واقع ہوا اور اس کے فعل میں تعلیل ہوئی ہے لہٰذا واو کو ہمزہ سے بدل دیا قَائِلٌ ہوگیا اسی طرح بَائِعٌ کہ اصل میں بَایِعٌ تھا اسم فاعل کے عین کلمہ میں یا واقع ہوئی فعل میں تعلیل ہوئی ہے لہٰذا یا کو ہمزہ سے بدل دیا۔

قاعدہ نمبر ۱۸:۔ کسی کلمہ میں واو یا الف واقع ہو اور یہ مفاعل کے الف کے بعد واقع ہو تو یہ ہمزہ سے بدل جاتا ہے جیسے عَجَائِزُ کہ اصل میں عَجَاوِزُ تھا بروزن مَفَاعِلُ ہے واو واقع ہوا الف جمع کے بعد اس لئے ہمزہ ہوگیا عَجَائِزُ ہوگیا یہ عَجُوْزٌ کی جمع ہے جیسے شَرَائِفُ اصل میں شَرَایِفُ تھا یا واقع ہوئی الف جمع کے بعد اس لئے یا ہمزہ سے بدل گئی شَرَائِفُ ہوگیا شَرِیْفَةٌ کی جمع ہے اور جیسے رَسَائِلُ جو جمع ہے رِسَالَةٌ کی مَفَاعِلُ کے وزن پر ہے الف واقع ہوا بعد الف جمع کے اس لئے الف کو ہمزہ سے بدل دیا رَسَائِلُ ہوگیا البتہ مَصَائِبُ کی اصل مَصَايِبُ تھی اس کی یا اصلی ہے مدہ زائدہ نہیں ہے مگر یا کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے یہ شاذ ہے۔

قاعدہ نمبر ۱۹:۔ جو واو اور یا طرف میں الف زائدہ کے واقع ہو وہ ہمزہ سے بدل دی جائے گی جیسے دُعَاءٌ کی اصل دُعَاوٌ تھی واو بعد الف کے طرف میں واقع ہوئی اس لئے ہمزہ ہوگئی دُعَاءٌ ہوگیا اسی طرح رِوَاءٌ اصل میں رِوَایٌ تھا اس قاعدہ سے یا کو ہمزہ سے بدل دیا رِوَاءٌ ہوگیا۔

اسی طرح واو اور یا الف زائدہ کے بعد جمع کے صیغہ واقع ہوں تو تب بھی ہمزہ سے بدل

جائیں گے جیسے دِعَاءٌ بکسر دال اصل میں دِعَاوٌ تھا اس کا مفرد دَاءٍ ہے جمع میں الف زائد کے بعد واقع ہوا ہمزہ سے بدل گیا دِعَاءٌ ہوگیا اسی طرح اَسْمَاءٌ اسم کی جمع ہے اصل میں اَسْمَاوٌ تھا اسی قاعدہ سے واو کو ہمزہ سے بدل دیا اَسْمَاءٌ ہوگیا اور اَحْیَاءٌ یہ حَیٌّ کی جمع ہے اصل میں اَحْیَایٌ تھا جمع میں الف زائدہ کے بعد واقع ہوئی اس لئے یا کو ہمزہ سے بدل دیا اَحْیَاءٌ ہوگیا۔

اگر واو اور یا اسم جامد میں الف زائدہ کے بعد واقع ہوں تو وہ بھی ہمزہ بدل جائیں گے جیسے کِسَاءٌ اور رِدَاءٌ کہ اصل میں کِسَاوٌ اور رِدَایٌ تھے اسی قاعدے سے واو اور یا ہمزہ ہوگئے کِسَاءٌ اور رِدَاءٌ ہوگئے۔

قاعدہ نمبر ۲۰:۔ اگر کوئی واو کسی کلمہ میں چوتھی یا پانچویں جگہ واقع ہو تو وہ واو یا ہوجائے گی شرط یہ ہے کہ وہ واو ضمہ اور ساکن واو کے بعد نہ واقع ہوا گر ضمہ کے بعد ہوگا تو یا سے نہ بدلا جائے گا ایسے ہی اگر واو ساکن کے بعد ہوگا تب بھی یا سے نہ بدلا جائے گا جیسے یَدْعَیَانِ کہ اصل میں یَدْعَوَانِ تھا واو چوتھی جگہ واقع ہوئی اس سے پہلے ضمہ اور واو ساکن نہیں ہے لہٰذا یا سے بدل گئی یَدْعَیَانِ ہوگیا۔

اَعْلَیْتُ اصل میں اَعْلَوْتُ تھا واو چوتھی جگہ واقع ہے اور نہ ضمہ کے بعد ہے یا واو ساکن کے اس لئے یا سے بدل گیا اَعْلَیْتُ ہوگیا اسی طرح اِسْتَعْلَیْتُ میں کہ اصل میں اِسْتَعْلَوْتُ تھا واو چھٹی جگہ واقع ہے نہ واو ساکن کے بعد ہے نہ ضمہ کے بعد اس لئے واو کو یا سے بدل دیا اِسْتَعْلَیْتُ ہوگیا۔

مَدَاعِیُ جمع ہے مِدْعَاءٌ کی جو کہ اسم آلہ ہے اس کی اصل مَدَاعِیُوْ تھی علماء صرف کے اس قاعدہ سے یہ واو یا ہوکر یا میں مدغم ہوگئی ہے ورنہ سَیِّدٌ کا قاعدہ اس میں جاری نہیں ہو سکتا کیوں کہ مَدَاعِیُوْ کی یا الف سے بدلی ہوئی ہے۔

قاعدہ نمبر ۲۱:۔ اگر کسی کلمہ میں ضمہ کے بعد الف واقع ہو تو وہ الف واو سے بدل جائے گا

جیسے ضُوْرِبَ اور ضُوَیْرِبَ اور کسرہ کے بعد وہ الف یا ہو جائے گی جیسے مَحَارِیْبُ۔

قاعدہ نمبر۲۲:۔ کسی کلمہ میں الف تثنیہ سے پہلے الف زائد آئے یا جمع مؤنث سالم کے الف سے پہلے الف زائد واقع ہو تو وہ الف یا سے بدل جائے گا جیسے حُبْلَیَان کا مفرد حُبْلٰی ہے جب اس کا تثنیہ آئے گا تو حُبْلٰی کا الف تثنیہ کے الف سے پہلے واقع ہو گا لہٰذا اس الف کو یا سے بدل دیا گیا حُبْلَیَانِ رہ گیا اسی طرح جب حُبْلٰی جس میں الف زائدہ موجود ہے جب اس کی جمع مؤنث سالم بنائیں گے تو یہ الف جمع مؤنث کے الف سے پہلے واقع ہو گا لہٰذا اس الف زائدہ کو حذف کر دیا حُبْلَیَاتٌ ہو گیا۔

قاعدہ نمبر۲۳:۔ جو جمع فُعْلٌ کے وزن پر ہو اور اس کے عین کلمہ میں یا ساکنہ ہو اور اس یا سے پہلے ضمہ ہو تو یہ یا ساکن ماقبل ضمہ کی وجہ سے واو نہ ہو گی بلکہ یا اپنی حالت پر باقی رہے گی اس کے ماقبل کا ضمہ کسرہ سے بدل جائے گا جیسے بِیْضٌ کہ اصل میں بُیْضٌ تھا جمع کا صیغہ ہے فُعْل کے وزن پر ہے عین کلمہ کی جگہ یا ساکنہ ماقبل مضموم واقع ہو مگر واو سے نہیں بدلی گئی ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا بِیْضٌ ہو گیا۔ بِیْضٌ جمع ہے مفرد اس کا بَیْضَاءُ ہے۔

اسی طرح وہ کلمہ جو فُعْلٰی کے وزن پر ہو اور مؤنث کی صفت ہو اور اس کے عین کلمہ میں یا ساکنہ ہو اور ماقبل مضموم ہو تو اس یاء کو بھی ماقبل ضمہ کی وجہ سے واو سے نہ بدلا جائے گا جیسے حُبْلٰی فُعْلٰی کا وزن اور مؤنث کی صفت ہے۔ یا ساکنہ ماقبل مضموم مگر واو سے نہیں بدلی گئی البتہ ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا گیا۔

اور اگر فُعْلٰی کا وزن ہو برائے صفت مؤنث نہ اسمی ہو اس میں اگر عین کلمہ کی یا ساکنہ واقع ہو تو یہ یا ساکن ماقبل ضمہ ہونے کی وجہ سے قاعدہ نمبر۳، سے واو ہو جائے گا۔ فُعْلٰی اسم تفضیل کو فُعْلٰی اسمی کا حکم دیا گیا ہے یعنی اسم تفضیل مؤنث کا صیغہ ہے یا عین کلمہ میں ساکن ہے بعد ضمہ کے واقع ہے اس لئے یا کو واو سے بدل دیا گیا۔ کُوْسٰی اصل میں کُیْسٰی تھا اسم تفضیل ہے یا کلمہ میں ساکن بعد ضمہ واقع ہوئی اس لئے یا کو واو سے بدل دیا

گیا۔ کُوْسٰی اَکْیَسُ کا مؤنث اسم تفضیل ہے۔

قاعدہ نمبر۲۴:۔ مصدر فَعْلُوْلَةٌ کے وزن پر ہو اس میں واو عین کلمہ جگہ ہو تو وہ واو یا سے بدل جائے گا جیسے کَیْنُوْنَةٌ اصل میں کَوْنُوْنَةٌ تھا۔ مصدر فَعْلُوْلَةٌ کا وزن ہے عین کلمہ کی جگہ واو ساکن واقع ہوا اس لئے واو کو یا سے بدل دیا کَیْنُوْنَةٌ ہو گیا۔

صیغہ جمع کا ہو اور بروزن افاعل اور مفاعل واقع ہو اگر معرف باللام ہو یا مضاف واقع ہو اور ان کے آخر میں یا مذکور ہو تو یہ یا دفع کی حالت میں ساکن ہو جائے گی جیسے هٰذِهِ الْجَوَارِیْ وَ جَوَارِیْکُمْ جَوَارِیْ دونوں جگہ مفاعل کے وزن پر ہو۔ الف لام کی وجہ سے تنوین گر گئی۔ وَمَرَرْتُ بِالْجَوَارِیْ وَمَرَرْتُ بِجَوَارِیْکُمْ دونوں جگہ یا حالت جر میں ہے لہٰذا یا ساکن ہو گئی اور رَأَیْتُ الْجَوَارِیَ وَرَأَیْتُ جَوَارِیَ حالت نصب میں ہے لہٰذا یا کو نصب دیا جائے گا اور رَأَیْتُ جَوَارٍ اور هٰذِهِ جَوَارٍ میں جوار نہ معرف باللام ہے نہ مضاف ہے اس لئے یا حذف کر دی گئی اور تنوین را کو دے دی گئی۔

قاعدہ نمبر۲۶:۔ جو واو فُعْلٰی اسم جامد میں لام کلمہ کی جگہ واقع ہو اور فا کلمہ مضموم ہو تو یہ واو یا سے بدل جائے گا اور اگر فُعْلٰی جس کا فا کلمہ مضموم ہو اور اسم کے بجائے صفت کا صیغہ ہو تو یہ واو اپنی حالت پر برقرار رہے گی۔ اسم تفضیل کو اسم جامد کا درجہ دیا گیا ہے جیسے دُنْیَا اصل میں دُنْوٰی تھا فُعْلٰی بالضم اسم کا صیغہ اور واو لام کلمہ کی جگہ واقع ہوا اس لئے واو کو یا سے بدل دیا گیا دُنْیَا ہو گیا اور تَقْوٰی اصل میں تَقْیٰی تھا بروزن فَعْلٰی تو یا واو ہو گئی تَقْوٰی ہو گیا۔

مثال کا بیان

مثال واوی ثلاثی مجرد کے پانچ بابوں سے آتی ہےاور مثال یائی چار بابوں سے۔

مثال واوی: (۱) باب ضرب یضرب سے الوعد (وعدہ کرنا)

(۲) باب فتح یفتح سے الوھب (بخشنا)

(۳) باب سمع یسمع سے الوجل (ڈرنا)

(۴) باب کرم یکرم سے الوسم (خوبصورت ہونا)

(۵) باب حسب یحسب سے الورم (سوجنا)

مثال یائی: (۱) باب ضرب یضرب سے الیسر (آسان ہونا)

(۲) باب فتح یفتح سے الینع (میوے کھانا)

(۳) باب سمع یسمع سے الیتم (یتیم ہونا)

(۴) باب کرم یکرم سے الیقظ (جاگنا)

اجوف کا بیان

اجوف واوی ابواب ذیل سے آتا ہے۔

(۱) نَصَرَ یَنْصُرُ سے جیسے قَالَ یَقُوْلُ (اَلْقَوْلُ - بات کرنا)

(۲) سَمِعَ یَسْمَعُ سے جیسے خَافَ یَخَافُ (اَلْخَوْفُ - ڈرنا)

اجوف یائی ابواب ذیل سے آتا ہے۔

(۱) ضَرَبَ یَضْرِبُ سے جیسے بَاعَ یَبِیْعُ (اَلْبَیْعُ - بیچنا)

(۲) سَمِعَ یَسْمَعُ سے جیسے نَالَ یَنَالُ (اَلنَّیْلُ - پانا)

ان میں سے سَمِعَ یَسْمَعُ کثیر الوقوع ہے اوراس سے کم ضَرَبَ یَضْرِبُ اورسب سے کم نَصَرَیَنْصُرُ۔

ناقص کا بیان

ناقص واوی ابواب ذیل سے آتا ہے۔

(۱) نَصَرَ یَنْصُرُ سے جیسے دَعَا یَدْعُوْ (اَلدُّعَاءُ - بلانا)

(۲) سَمِعَ یَسْمَعُ سے جیسے رَضِیَ یَرْضٰی (اَلرِّضْوَانُ - خوشنود ہونا)

(۳) کَرُمَ یَکْرُمُ سے جیسے رَخُوَ یَرْخُوْ (اَلرِّخْوَۃُ - سست ہونا)

(۴) فَتَحَ یَفْتَحُ سے جیسے مَحَا یَمْحٰی (اَلْمَحْوُ - مٹانا)

ناقص یائی ابواب ذیل سے آتا ہے۔

(۱) ضَرَبَ یَضْرِبُ سے جیسے رَمٰی یَرْمِیْ (اَلرَّمْیُ - تیراندازی کرنا)

(۲) فَتَحَ یَفْتَحُ سے جیسے سَعٰی یَسْعٰی (اَلسَّعْیُ - کوشش کرنا)

(۳) سَمِعَ یَسْمَعُ سے جیسے خَشِیَ یَخْشٰی (اَلتَّخْشِیَۃُ - ڈرنا)

لفیف کا بیان

لفیف مفروق تین بابوں سے آیا ہے اور لفیف مقرون دو بابوں سے۔ تفصیل ان کی یہ ہے:

لفیف مفروق باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے (الوقایة - نگاہ رکھنا)

باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے (اَلْوَجْیُ - سم کا گھسنا)

باب حَسِبَ یَحْسِبُ سے (اَلْوَلْیُ - نزدیک ہونا)

لفیف مقرون باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے (اَلطَّیُّ - لپیٹنا)

باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے (اَلْقُوَّۃُ - مضبوط ہونا)

تصرفاتِ لفظی کا بیان

حروف علت اور ہمزہ اور ایک جنس کے دو حروف آنے سے جو ثقل الفاظ میں واقع ہوتا ہے اس کے دور کرنے کے آٹھ قاعدے ہیں:

(۱) **اسکان**: حرف سے حرکت کا دور کرنا خواہ بہ نقل ہو جیسے یَقُوْلُ کہ اصل میں یَقْوُلُ تھا۔

(۲) **تحریک**: دو ساکنوں میں سے ایک کو حرکت دینا جیسے قُلِ الْحَقُّ کہ اصل میں قُلْ الْحَقُّ تھا۔

(۳) **حذف**: حرف یا حرکت کا گرا دینا جیسے یَعِدُ کہ اصل میں یَوْعِدُ تھا۔

(۴) **زیادت**: دو ہمزوں کے درمیان الف کا بڑھانا جیسے ءَاَنْتَ کہ اصل میں ءَاَنْتَ تھا۔

(۵) **ابدال**: ایک حرف کو دوسرے حرف سے یا ایک حرکت کو دوسری حرکت سے بدلنا جیسے قَالَ اصل میں قَوَلَ تھا۔

(۶) **ادغام**: دو ہم جنس حرفوں میں سے ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر پڑھنا جیسے مَدَّ کہ اصل میں مَدَدَ تھا۔

(۷) **قلب**: ایک حرف کو دوسرے حرف سے مقدم مؤخر کرنا جیسے أَیِسَ کہ اصل میں یَئِسَ تھا۔

(۸) **بین بین** ہمزہ کو درمیان مخرج ہمزہ اور حرف علت کے پڑھنا کہ جو موافق حرکت ہمزہ یا موافق حرکت ماقبل ہمزہ کے ہو۔

الفاظ عربی	معنیٰ اردو	الفاظ عربی	معنیٰ اردو
حَقِیْبَةٌ	بیگ	تِلْفِزْیُوْنُ	ٹی وی T.V
سُبُّوْرَةٌ	بورڈ	فِنْجَانٌ	کپ
صَفٌّ / فَصْلٌ	کلاس/جماعت	هَاتِفٌ	ٹیلیفون
نَافِذَةٌ	کھڑکی	قُبَّةٌ	گنبد
سِتَارَةٌ	پردہ	جَوَازُ السَّفَرِ	پاسپورٹ
غُرْفَةٌ	کمرہ	مَطَارٌ	ایئرپورٹ
سَیَّارَةٌ	کارموٹر	مَکْتَبُ الْبَرِیْدِ	پوسٹ آفس
سَائِقٌ	ڈرائیور	مُسْتَشْفٰی	دواخانہ
حَافِلَةٌ	بس	مُحَطَّةُ الْقِطَارِ	ریلوے اسٹیشن
مُمَرِّضَةٌ	نرس	رِسَالَةٌ	خط
مُهَنْدِسٌ	انجینئر	سَاعِیُ الْبَرِیْدِ	پوسٹ مین
طَبِیْبٌ	ڈاکٹر	مَرْکَزُ الشُّرْطَةِ	پولیس اسٹیشن
ثَلَّاجَةٌ	فریج	شُرْطِیٌّ	پولیس
کُوْبٌ	پیالہ	قَهْوَةٌ	کافی
حِذَاءٌ	جوتا	صَیْدَلِیٌّ	دوا بیچنے والا
فُرْشَاةُ الْاِسْنَانِ	برش دانت کا	مَذِیْعٌ	نیوز ریڈر
مِرْوَحَةٌ	پنکھا	جَوَافَةٌ	امرود۔پیرو
نَظَّارَةٌ	چشمہ	مِذْیَاعٌ	ریڈیو
کَأْسٌ	گلاس	دَوْلَابٌ	الماری
کَمْبِیُوْتَرٌ	کمپیوٹر	جَرِیْدَةٌ	نیوز پیپر

غَسَالَةٌ	واشنگ مشین	نِهَائِیٌ	فائنل
عَصِيْرَةٌ	جوس	مَاكِيْنَةُ الصَّرْفِ	بینک
كُلِيَّةٌ	کالج	خَدٌّ	رخسار
نَاشِرَةٌ	ویزا	ذِرَاعٌ	بازو
مَوْظَفٌ	ملازم	كَتِفٌ	شانہ
مَكْتَبَةٌ	لائبریری	بَطْنَةٌ	بطخ
عُلْبَةٌ	ڈبہ	اَبُو الْحَزِيْنِ	بگلا
مُجَلَّةٌ	رسالہ	دُرَّاجٌ	تیتر
مَصْنَعٌ	کارخانہ	نُعَامَةٌ	شترمرگ
مُدِيْرٌ	مینیجر	رَاتِبٌ	تنخواہ
زَبُوْنٌ	خریدار	اِجَّاصٌ	ناشپاتی
نَاجِبٌ	ویٹر	نَسْرٌ	گدھ
جَزِيْلاً	بہت	رِيْكٌ	مرغی
بَامِيَةٌ	ھنڈی	طَرْدٌ	پارسل
طَمَاطِمُ	ٹماٹر	تَمْرُ الْبِيُوْ	پپیا
اِبْرَةٌ	سوئی	ثَوْرٌ	بیل
بَطَاقَةٌ	کارڈ	بَغْلٌ	خچر
شَاطِئٌ	کنارہ	ثَعْلَبٌ	بھیڑیا
حَوَائِجُ	ضروریات	شَوْكَةٌ	کانٹا
عِنَايَةٌ	توجہ	شَرْفَةٌ	گیلری
فُجَاةٌ	اچانک	اَرِيْكَةٌ	صوفہ
سَلْطَةٌ	سلاد	مِلْعَقَةٌ	چمچہ

یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو — جب پڑے مشکل شہ مشکل کشا کا ساتھ ہو
یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو — شادیٔ دیدار حسن مصطفیٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی گور تیرہ کی جب آئے سخت رات — ان کے پیارے منھ کی صبح جانفزا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب پڑے محشر مین شور دار و گیر — امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے — صاحب کوثر شہ جود و عطا کا ساتھ ہو
یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشید حشر — سد بے سایہ کے ظل لوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی گرمی محشر سے جب بھڑکیں بدن — دامن محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں — عیب پوش خلق ستار خطا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حساب جرم میں — ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب حساب خندۂ بے جا رلائے — چشم گریان شفیع مر تجےٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بے باکیاں — ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیاء کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب چلوں تاریک راہ پل صراط — آفتاب ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب سر شمشیر پر چلنا پڑے — رَبِّ سَلِّمْ کہنےوالےغمزدہ کا ساتھ ہو
یا الٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں — قدسیوں کے لب پہ آمین ربنا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضا خواب گراں سے سر اٹھائے
دولت بیدار عشق مصطفیٰ کا ساتھ ہو

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدَ نِ الْمُصْطَفٰى وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَعِتْرَتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ بَارِكْ وَسَلِّمْ صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ۔

تمت بالخیر

سیدہ نازیہ قادری غفر لہا القوی